الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۹ اگست ۱۹۹۶ء شمارہ ۳۲

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۱ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

۶۷ ممالک کے ۱۳ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

عالمی شوریٰ اور عالمی بیعت کی تقریبات۔ مجلس عرفان اردو اور غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ انگریزی میں مجلس سوال و جواب

ایک سال میں ۹۶ ممالک کی ۱۸۲ قوموں کے ۱۶ لاکھ ۲ ہزار ۷۲۱ افراد کی جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ولولہ انگیز روح پرور خطابات

لندن (نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) جماعت احمدیہ برطانیہ کا اکتیسواں عظیم الشان عالمی جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جولائی ۱۹۹۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس بابرکت اجتماع میں اکناف عالم سے ۶۷ ممالک سے ۱۳ ہزار سے زائد فدائیان اسلام و احمدیت شریک ہوئے جن میں عرب، افریقہ، مشرق بعید، امریکہ، ایشیا اور یورپ کے ممالک کے مندوبین شامل تھے۔ افریقہ کے بعض ممالک کے بڑے بڑے چیفس اور بعض ممبرز آف پارلیمینٹ بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس بابرکت تقریب کی ہر صبح اللہ تعالیٰ کی حمد سے منور اور ہر رات اس کے حضور سجدہ ریزیوں سے پرنور تھی اور ہر دن اللہ جل شانہ کی توحید کی عظمت اور حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بیان سے معمور تھا۔ کل عالم نے ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی نظام کے ذریعہ مغرب سے بلند ہوتے ہوئے آفتاب اسلام و احمدیت کی شعاعوں کو اکناف عالم میں پھیلتے دیکھا۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مہمان اپنا ہو یا پرایا سب مہمانوں کی خدمت لازم ہے۔

ہم دنیا میں توحید کا قیام کر ہی نہیں سکتے جب تک اپنے نفس میں توحید قائم نہ کریں۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۹ جولائی ۱۹۹۶ء و ۲۶ جولائی ۱۹۹۶ء)

لندن (۱۹ جولائی) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الذاریات کی آیات ۲۵ تا ۲۸ کی تلاوت فرمائی اور پھر جلسہ سالانہ برطانیہ کے قرب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ سالانہ جلسہ ہے جو ایک عالمی نوعیت اختیار کر چکا ہے۔ اس کثرت سے دور دراز سے مشرق و مغرب، شمال و جنوب سے کسی اور جلسہ میں لوگ اکٹھے نہیں ہوتے جتنے اس جلسہ میں ہوتے ہیں۔ اور جب یہ جلسہ آتا ہے تو پھر اس طرح گزر جاتا ہے جیسے پلک جھپکتے میں گزر گیا۔ حضور نے فرمایا یہ وصل کی کیفیت کے حال ہیں۔ یہی وہ کیفیت ہے جو بعض ازلی صداقتوں کی طرف انسان کو مائل کرتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات قرآنیہ کے حوالہ سے مہمان کی عظمت اور تکریم کے مضمون پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مہمان اپنی اجنبیت میں بھی معزز ہے اور مہمان اپنا ہو یا پرایا سب مہمانوں کی خدمت لازم ہے۔ اور اللہ کے مہمانوں کا حق باقی مہمانوں سے زیادہ ادا ہونا چاہئے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا ۳۱ واں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی منعقد ہوا اور نہایت ہی روح پرور ماحول میں انتہائی کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی تفصیلی رپورٹ تو الفضل انٹرنیشنل میں شائع کی جا رہی ہے۔ مختصراً یہ عرض ہے کہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جولائی کو اسلام آباد (برطانیہ) میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اس جلسہ کا مرکزی حصہ تھے۔ ان خطابات نے سامعین کو ایک نئی علمی جلاء بخشی اور روحانیت کے اعلیٰ مراتب سے ہمکنار کیا۔ علاوہ ازیں باجماعت نماز تہجد، درس القرآن، درس الحدیث، علمائے سلسلہ کی تقاریر، انگریزی اور اردو میں حضور انور کی مجالس سوال و جواب، انٹرنیشنل تبلیغ سیمینار اور انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کے اجلاسات اور سب سے بڑھ کر انٹرنیشنل بیعت کی عالمگیر روح پرور تقریب بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔

امسال اس جلسہ سالانہ کی دو خاص باتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ امسال پہلی بار اردو زبان میں ایک مجلس سوال و جواب پروگرام میں شامل کی گئی تھی۔ دوسرے یہ کہ جلسہ سالانہ کی ساری کارروائی ساتھ کے ساتھ ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل پر نشر کی گئی اور مختلف زبانوں میں ان کے تراجم بھی پیش کئے گئے۔

اس جلسہ سالانہ میں اکناف عالم سے آئے ہوئے تیرہ ہزار سے زائد عشاق اسلام و احمدیت نے شرکت کی اور تین روز ایک روح پرور ماحول میں گزارے اور علم و عرفان سے جھولیاں بھرنے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔ الحمدللہ کہ یہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔

ہفتہ ۱۳ جولائی ۱۹۹۶ء

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معمول کے مطابق بچوں کی کلاس لی۔ ایک بچہ نے دو احادیث پڑھیں۔ ایک اور بچہ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے بارہ میں تقریر کی۔ علاوہ ازیں چند منظومات پیش کی گئیں اور حضور انور نے مختلف امور کے بارہ میں گفتگو فرمائی۔

اتوار ۱۴ جولائی ۱۹۹۶ء

آج انگریزی دان احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس "ملاقات" میں حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

★ اسلامی تعلیمات میں خدا کس چیز سے مشابہ ہے اور کس ذریعہ سے اس کا علم حاصل کیا جاسکتا ہے؟

★ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نبی ہیں خدا نہیں ہیں۔ اس عقیدہ کی بنیاد کیا ہے؟

★ اسلام میں عورت کا جو مقام ہے کیا جماعت احمدیہ میں عورت کا مقام اس سے کچھ مختلف ہے؟

★ مجھے معلوم ہے کہ جماعت احمدیہ میں بچوں اور بچیوں کی تعلیم پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے تعلیم پر زور دینے کی کیا وجہ ہے؟

★ ایک عورت ڈاکٹر کا سوال کہ اگر کوئی مسلمان اچانک بےہوش ہو جائے تو کیا وہ موہنہ سے موہنہ لگاکر مصنوعی سانس دلانے کی کوشش کر سکتی ہے۔ نیز کیا اسلامی تعلیمات کی رو سے کسی مریض کو دوسرے کا خون دیا جاسکتا ہے؟

★ جو لوگ مشکلات کا شکار ہوتے ہیں اکثر یہ سوال کرتے ہیں کہ آخر ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے اور ہم کس غرض سے پیدا کئے گئے ہیں، ان کو کس رنگ میں جواب دیا جاسکتا ہے؟

★ عیسائی یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا نے ہر انسان کے بارہ میں انفرادی طور پر اس کی زندگی کا مقصد متعین کر رکھا ہے۔ کیا اسلام کا بھی یہی عقیدہ ہے؟

★ اسلام کی تبلیغ کے سلسلہ میں اکثر یہ ذکر ہوتا ہے کہ دیگر ممالک میں ہسپتال اور مساجد وغیرہ کی تعمیر کی جاتی ہے کیا ان امور کے بارہ میں قرآن میں کچھ ذکر ہے؟

★ میرے علم کے مطابق قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ کمیونٹی کے قواعد کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

★ کیا اسلامی تعلیمات کی رو سے ٹیسٹ ٹیوب بےبی کے ذریعہ اولاد کے حصول کی اجازت ہے؟

سوموار، منگل ۱۵ و ۱۶ جولائی ۱۹۹۶ء

دونوں دنوں میں ترجمۃ القرآن کی علی الترتیب کلاس نمبر ۱۴۰ و ۱۴۱ منعقد ہوئیں جن میں سورہ النحل کی آیت نمبر ۹۵ تا ۱۱۱ اور آیت نمبر ۱۱۲ تا ۱۲۷ کا ترجمہ اور اہم نکات کی تفصیل بیان ہوئی۔

— باقی صفحہ (۱۰) پر —

اداریہ

محبت کے مسافر

حدیث کی مشہور کتاب سنن ترمذی میں علامہ ترمذی نے باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان کے تحت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث درج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا منادی اس سے مخاطب ہو کر یہ صدا لگاتا ہے کہ تو خوش رہے اور تیرا یہ چلنا مبارک ہو اور جنت میں تیرا ٹھکانہ ہو"۔

گزشتہ دنوں (ماہ جولائی کے آخر پر) جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر تشریف لانے والے مہمانوں کا اجتماع ایسے ہی محبت کے مسافروں کا اجتماع تھا۔ وہ محض اللہ کی محبت میں، اس کی رضا کی خاطر، نہ صرف اپنے مومن بھائیوں سے ملاقات کے لئے بلکہ امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی زیارت اور ملاقات کا شرف پانے اور آپ سے "بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے" اور "محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے" اور آپ کی مقبول دعاؤں سے خصوصی حصہ پانے اور اپنی معلومات دینی کو وسعت دینے اور معرفت میں ترقی حاصل کرنے کی غرض سے یہاں اکٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے سفر کی مشقتیں اٹھائیں، تمام اخراجات کو برداشت کیا، اپنے کاروبار اور ملازمتوں سے رخصتیں لیں، اپنے گھربار، عزیز و اقارب اور وطن سے دوری اختیار کی، اپنے روزمرہ کے آرام کو چھوڑا اور جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ ان کا مقصود و مطلوب صرف رضائے باری تعالیٰ کا حصول تھا۔ ان کا یہ سفر محض اللہ کی محبت میں تھا۔ وہ محض نیکی اور تقویٰ اور روحانیت کی باتیں سننے کے لئے یہاں آئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے یہ بابرکت ایام انہی باتوں میں صرف کئے۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرمعارف خطبات اور خطابات نے انہیں توحید باری تعالیٰ کی عظمت کے نئے پہلوؤں سے روشناس کیا اور وہ اس کی محبت کے سفیر بن کر، اس کے حسن و احسان اور جلال و جمال سے دنیا کو باخبر کرنے کے لئے نئے عزم لے کر یہاں سے واپس لوٹے۔ محبت الٰہی کی نئی راہوں کا عرفان انہیں نصیب ہوا۔

مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مختلف رنگ و نسل کے افراد باوجود مختلف قسم کے رنگارنگ لباسوں میں ملبوس ہونے اور مختلف زبانیں بولنے کے سبھی ایک مشترک رنگ یعنی رنگ تقویٰ سے مزین تھے۔ ان کا لباس لباس تقویٰ تھا اور ان کی زبان اللہ کی محبت سے لبریز، اس کی حمد و ثنا سے معمور محبت کی زبان تھی۔ اسی کی محبت کے زیر حمایہ ایک امام کے تابع وہ سب آپس میں بھی ایک ایسی محبت کی لڑی میں پروئے ہوئے تھے جس کی کوئی نظیر آج روئے زمین پر نہیں ملتی۔ ان کی باہمی محبت ہر قسم کی حرص اور طمع اور دنیوی لالچ سے مبرا تھی۔ دنیا کے خزانے لٹا کر بھی ایسی محبت کوئی کسی کے دل میں پیدا نہیں کر سکتا۔ یہ محبت خود اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی تھی اور یہ اسی کی برکت تھی کہ بہت سے غیر بھی ان للّٰہی پاکیزہ محبت اور یکجہتی و اتحاد کے نظاروں کو دیکھ کر عش عش کر اٹھے اور ان میں سے کئی سعید روحوں کے لئے یہ ممکن نہ رہا کہ وہ اس عالمی اخوت اور محبت میں پروئی ہوئی جماعت سے باہر رہ سکیں۔ چنانچہ وہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ وہ دن جب اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اس دن سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔ اور ان سات میں وہ دو آدمی بھی شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اسی پر وہ متحد ہوئے اور اسی کی خاطر وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔ (رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ)۔

ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف جلسہ سالانہ برطانیہ بلکہ دنیا بھر میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ کے تمام جلسہ ہائے سالانہ میں شامل ہونے والے محض اللہ کی رضا کی خاطر ان جلسوں میں شامل ہوتے ہیں اور اسی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اسی محبت کی حالت میں ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ صادق و مصدوق ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان بشارتوں سے اللہ کی محبت کے ان سب مسافروں کو حصہ ملے گا اور ان پر خدا کی رحمت کا سایہ ہوگا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کے فرشتے ان میں سے ہر ایک کے حق میں یہ ندا بلند کریں کہ "طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا" تو خوش رہے اور تیرا یہ چلنا مبارک ہو اور جنت میں تیرا ٹھکانہ ہو۔ آمین ثم آمین۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۱ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

یہ جلسہ امت واحدہ کا ایک حسین نظارہ پیش کر رہا تھا۔ اس کا ہر فرد ایک امام کے تابع وحدت کی لڑی میں پرویا ہوا تھا۔ سبھی ایک ہاتھ پر اٹھتے اور ایک ہاتھ پر بیٹھتے تھے۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسلام و احمدیت زندہ باد اور حضرت مرزا غلام احمد کی جے" کے پاکیزہ نعرے اس جلسہ میں خوبصورت رنگ بھر رہے تھے۔ اس موقع پر بلالی قوموں کے وفود کھڑے ہو کر اور ہاتھ لہرا لہرا کر اللہ اکبر کی صدائیں دیتے ہوئے اور اپنے مخصوص مترنم انداز میں لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا ورد کرتے ہوئے اعلان کر رہے تھے کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی سچے امام مہدی اور مسیح موعود ہیں اور معاندین احمدیت کا تمام گمراہ کن پروپیگنڈا سراسر جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ ایم۔ٹی۔اے نے تین روزہ جلسہ کی کارروائی کو براہ راست نشر کیا۔ اس طرح دنیا بھر میں احمدیوں اور دیگر شائقین نے جلسہ سالانہ کی کارروائی کو سنا اور اپنی آنکھوں سے اس کا نظارہ بھی کیا۔

جلسہ کے ایام میں کئی معزز غیر مسلم مہمانان بھی تشریف لائے اور جلسہ کے انتظامات جو تمام تر رضاکارانہ طور پر ہوتے ہیں دیکھ کر حیرت اور خوشی کا اظہار کیا اور افراد جماعت کے نظم و ضبط اور خدمت کے جذبہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

جلسہ سالانہ کی کارروائی میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے علاوہ افتتاحی خطاب، مستورات سے خطاب۔ جلسہ کے دوسرے روز کا تفصیلی خطاب، مجلس عرفان اردو اور انگریزی میں مجلس سوال و جواب اور اختتامی خطاب شامل تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ کے یہ خطابات توحید باری تعالیٰ، محبت الٰہی، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کے تذکرہ اور سیرت طیبہ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوعات پر مشتمل تھے۔ (ان خطابات اور دیگر اہم پروگراموں کی مختصر رپورٹ الفضل کے اس شمارہ میں اور آئندہ شماروں میں پیش کی جائے گی)

(رپورٹ۔ بشیرالدین احمد ساہی)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۹ جولائی ۱۹۹۶ء و ۲۶ جولائی ۱۹۹۶ء)

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور آپ کی پاکیزہ زندگی کے بعض واقعات کے حوالہ سے مہمان نوازی کے تقاضوں کو اجاگر فرمایا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمیشہ یہ خیال رہتا تھا کہ مہمان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مہمانوازی کے بھی بعض واقعات کا نہایت پیارا ذکر فرمایا اور بتایا کہ حضور اکرمؐ نے اپنے پاک نمونہ کے ذریعہ صحابہ میں مہمانداری کا ایسا جذبہ سرایت کردیا تھا کہ آسمان سے خدا تعالیٰ اس مہمانوازی سے لطف اندوز ہو کر حضور اکرمؐ کو بذریعہ وحی اس کی خبر دے رہا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے مہمانوں کو بھی نصیحت فرمائی کہ بعض اوقات بعض مہمان ضرورت سے زیادہ اور سنت کی اجازت سے زیادہ میزبان پر بوجھ ڈالتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے جہاں میزبانوں کو نصیحت فرمائی وہاں مہمانوں کو بھی نصیحت فرمائی مثلاً یہ کہ مہمانی تین دن تک ہے۔ اس سے زیادہ اگر قیام ہے تو وہ آپس کے تعلقات کے رشتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس جلسہ میں خدا کے فضل سے پہلے سے بھی بڑھ کر غیر معمولی فضلوں کو نازل ہوتا دیکھیں گے۔ ان فضلوں کے دیدار کی جو توفیق خدا نے عطا فرمائی ہے اس کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔ یہ دن ذکر الٰہی میں گزاریں اور اللہ کے فضلوں اور احسانات پر شکر کرتے ہوئے دن کاٹیں۔ ہمارا فرض ہے کہ جس حد تک ممکن ہے خدا کے فضلوں پر نظر کریں اور اس کے احسانات کا بدلہ اتارنے کا احساس اور شعور پیدا کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ مما رزقنٰھم ینفقون کے تابع دین کے لئے زیادہ سے زیادہ اپنا وقت بھی خرچ کریں اور اس کی عطا کردہ تمام چیزوں سے اس کی راہ میں خرچ کریں۔ جو نئے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں ان کی تربیت کے لئے بھی زیادہ وقت دیں اور اپنی تربیت بھی کریں۔ جو اجنبی آرہے ہیں انہیں زیادہ دیر اجنبی نہ رہنے دیں۔ انہیں تیزی سے اپنے اندر ملائیں تاکہ وہ جلد جلد مہمانوازوں میں تبدیل ہونے لگیں۔ اگر ایسا نہ کیا تو بڑھتے ہوئے تقاضوں کو آپ پورا نہیں کر سکیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اب موسم بدل گیا ہے۔ کایا پلٹ گئی ہے۔ دن ایسے آگئے ہیں کہ پھل پک رہے ہیں۔ یہ پھل خدا پکا رہا ہے۔ ہمیں کوششوں کی توفیق بھی خدا نے بخشی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب پھل پکنے کے وقت آئے ہیں تو اب انہیں سنبھالنے کی فکر لگی ہے۔ اس کے لئے بھی آپ کو تیاری کرنی ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ ہر ایک پر عزت کی نگاہ ڈالیں۔ ہر ایک سے محبت سے پیش آئیں۔ اس بڑھتے ہوئے تعلق کے نتیجہ میں ایک اور تقاضا ہے جو خود بخود پیدا ہوگا کہ خدا کے فضلوں کے نتیجہ میں دشمن کا حسد بھی بہت بڑھ رہا ہے۔ اس کے حسد کے شر سے بچنے کے لئے احتیاطی تدبیر کے متعلق خدا تعالیٰ نے دعائیں بھی سکھا دی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ سے بڑھ کر احتیاط کی نظر کوئی نہیں رکھتا تھا۔ آپ نے ناحق بدظنیاں تو نہیں کرنی مگر احتیاط کے وہ سارے تقاضے پورے کرنے ہیں جو آنحضرتؐ نے ہمیں سکھائے۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب تقاضے پورے کرنے کی توفیق بخشے۔ مہمان بھی ہم سے خوش رہیں اور ہم بھی ان سے خوش رہیں۔

— ★ — ★ — ★ — ★ — ★ —

اسلام آباد (ٹلفورڈ) (۲۶ جولائی) حضور ایدہ اللہ نے آج کا خطبہ جمعہ اسلام آباد، ٹلفورڈ میں ارشاد فرمایا جہاں جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی غرض سے کثیر تعداد میں احباب جمع تھے۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آیت قرآنی شھد اللّٰہ انہ لا الٰہ الا ھو والملائکۃ و اولوالعلم قائما بالقسط ..... الخ کی تلاوت فرمائی اور بتایا کہ آج کے خطبہ کا اور افتتاحی خطاب جلسہ کا مضمون ایک ہی ہے یعنی توحید باری تعالیٰ۔

حضور نے فرمایا کہ ہم دنیا میں توحید کا قیام کر ہی نہیں سکتے جب تک اپنے نفس میں توحید قائم نہ کریں۔ قیام توحید کا قسط سے گہرا تعلق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں قائماً بالقسط کہہ کر بتایا گیا ہے کہ اللہ کی گواہی سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ قابل قبول ہے۔ باقی سب کی گواہی اس کے تابع آکر ہی قابل قبول بنتی ہے۔ اصل گواہی خدا ہی کی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی گواہی ممکن نہیں۔ العزیز الحکیم میں اس گواہی کی عظمت اور اس کا وقار سب بیان ہوگئیں گویا تمام کائنات پر نظر ڈال کر دیکھو اس میں ایک عزیز و حکیم کا ہاتھ نظر آئے گا۔ عزیز اس ذات کو کہتے ہیں جو علم کی طاقت سے عزت والا غلبہ حاصل کرے اور بزرگی پائے۔ پھر اس کے ساتھ اگر حکمت بھی آجائے تو اس پہلو سے اس گواہی میں بڑی عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہماری طرف سے توحید کی گواہی کے سچا ہونے کی دلیل ہمارے کردار کی گواہی ہو سکتی ہے اور علم و حکمت کی گواہی ہو سکتی ہے یعنی ہم کس حد تک اس کی ذات کے علم اور حکمت سے واقف ہیں اور کس حد تک خدا کے بندے بن رہے ہیں۔ اگر غفلتوں کی حالت میں ہم نمازیں پڑھتے رہے تو نہ ہم موحد بن سکیں گے نہ دوسروں کو موحد بنا سکیں گے۔ ہم اگر سارا دن جھوٹ بولتے ہوں، سارا دن بدکلامیاں کرتے ہوں، جہاں اپنی ذات کا تعلق ہو وہاں انصاف کا پیمانہ اور ہو اور دوسروں کے لئے اور تو اس صورت میں توحید کی یہ گواہی کوئی حقیقت نہیں رکھتی اور اس گواہی کے سچا ہونے کے باوجود اللہ کے ہاں جھوٹے لکھے جائیں گے۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے بعض جلووں کی طرف لطیف اشارے کرتے ہوئے بتایا کہ یہ مضمون لامتناہی ہے اور مسلسل پھیلنے والا مضمون ہے۔ اگر ہم ان نشانوں پر غور کریں تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک اندرونی انصاف اپنے اندر پیدا کریں۔ جب تک آپ اپنے نفس کو جھوٹا قرار دینے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اس وقت تک آپ کا نفس سچ سیکھ ہی نہیں سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کی توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھی گواہی ایسی نہیں دی جس کا آپؐ کو علم نہ ہو۔ ہر نماز ہم پر لازم کرتی ہے کہ ہم اپنا علم بڑھائیں اور ہر قسم کا علم بڑھائیں۔ اللہ جس کائنات کا رب ہے اس کی تخلیق میں مذہب اور غیر مذہب میں کوئی تفریق ہی نہیں رہتی۔ جو صاحب عقل دنیا کے علم پر غور کرتے ہیں وہ لازماً خدا کی طرف جاتے ہیں۔ اس مضمون کو اپنے اموره میں اپنی روحوں میں جاری کریں کیونکہ ہم نے تمام دنیا کو توحید کی طرف بلانا ہے۔ یاد رکھیں کہ کوئی مملکت، کوئی جہان آپ سر نہیں کر سکتے جب تک اپنے نفس کو سر نہ کریں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے حقیقی خدوخال

> کانگرس نے پال رکھے ہیں مدینہ کے کچھ اونٹ
> عالم اسلام ہے ان بے مہاروں کے خلاف
> (ظفر علی خان)

(دوست محمد شاہد۔ مئورخ احمدیت)

شرق اوسط کے سیاسی مبصر جی آر گلدانی بوسٹن نے ایک بار بیان دیا تھا کہ مسولینی جیسے فاشسٹ لیڈر نے کسی زمانہ میں محافظ اسلام ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور اب یہی دعویٰ روس کے صدر سٹالن کرتے والے ہیں۔ (روزنامہ تسنیم لاہور، ۳۰ اگست ۱۹۵۲ء)
بالکل اسی نوع کی ایک دلچسپ خبر مذہب کے بعض بیوپاری مدت سے دیتے آرہے ہیں اور وہ یہ کہ احراری پارٹی جس نے آل انڈیا نیشنل کانگرس کے اجلاس لاہور (۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء) میں جنم لیا اور جو تقسیم ملک کے آخری لمحات تک برطانوی ہند کے ۱۰ کروڑ مسلمانوں، ان کے محبوب قائداعظم اور تحریک پاکستان کے خلاف پوری شدت سے برسرپیکار رہی۔ پاکستان کے معرض وجود میں آتے ہی عشق مصطفیٰؐ کے سانچہ میں ڈھل چکی ہے اور کانگرس کی گود میں پلنے والے اور اس سے سیاسی داؤ پیچ اور ہتھکنڈے سیکھنے والے سیاسی لیڈر "محافظ ختم نبوت" بن چکے ہیں۔ حالانکہ گندم سے گندم ہی اگتی ہے اور جو سے جو ہی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ کیکر کا درخت آموں سے لد گیا ہو۔

کہا جاتا ہے کہ یہ زبردست انقلاب "امیر شریعت" سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی "قیادت" کی بدولت رونما ہوا۔ اس "بزرگ شخصیت" کا تعارف انہی کے الفاظ میں کیا جانا چاہئے۔ فرماتے ہیں:
"میں سر سے پاؤں تک سیاسی آدمی ہوں" (کتاب سید عطاء اللہ بخاری صفحہ ۹۱، از خان کابلی)۔ انہوں نے ۲۵ مارچ ۱۹۲۱ء کو مسجد خیرالدین امرتسر میں اپنے جدید مذہب کا اعلان کرتے ہوئے کہا "میں مسٹر گاندھی کو نبی بالقوہ مانتا ہوں"۔ (اخبار ذوالفقار ۱۹ اپریل ۱۹۲۱ء)۔ نیز گاندھی کے روحانی منصب کی نشان دہی کرتے ہوئے کہا کہ "بلاشبہ اور بےتمثیل مہاتما کا میم اور موسیٰ کا میم برابر ہے"۔ (مقدمات امیر شریعت صفحہ ۲۷ ناشر مکتبہ احرار ملتان)۔ ان صاحب نے مسٹر گاندھی اور ان کی غیر مسلم قوم سے عقیدت و شیفتگی کا عملی ثبوت دینے کے لئے مصلحتاً اپنا نام پنڈت کرپارام رکھ لیا جیسا کہ شورش کاشمیری نے کتاب "سید عطاء اللہ شاہ بخاری" کے صفحہ ۳۷ پر اور جانباز مرزا نے "حیات امیر شریعت" کے صفحہ ۱۵۷ میں تسلیم کیا ہے۔ یہی "پنڈت کرپارام" صاحب ہیں جنہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرجمہر پوری بے حجابی سے "مسیحا" اور "عکس رسول اللہ" بلکہ "رحمتہ للعالمین" تک کہہ کر ناموس مصطفیٰؐ کا مذاق اڑا رہے ہیں۔
(رسالہ ترجمان اسلام، ۱۵ ستمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۱)

ان المناک اور چونکا دینے والے حقائق کی روشنی میں "مجلس تحفظ ختم نبوت" کا پس منظر معلوم کرنا ہر عاشق رسولؐ اور محب وطن پاکستانی کا اولین فرض ہے۔ ایک غیر جانبدار مبصر و محقق جب ۱۹۴۷ء سے ۱۹۴۹ء تک کے واقعات کا گہری نظر سے مطالعہ کرتا ہے تو وہ یہ رائے قائم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس طرح مشہور معاند اسلام عبداللہ بن خطل نے فتح مکہ کے موقع پر قتل کے خوف سے خانہ کعبہ کے پردوں میں پناہ لی تھی اسی طرح احراری لیڈر اپنی جان بچانے کے لئے پاکستان بننے کے بعد مختلف شہروں میں چھپ گئے اور جس طرح ۹ ہجری میں ابو عامر راہب نے مدینہ کی حکومت میں ریشہ دوانیوں کا جال بچھانے کے لئے "مسجد ضرار" بنائی تھی، اسی طرح احراری لیڈروں نے جنوری ۱۹۴۹ء میں "مجلس تحفظ ختم نبوت" کی شکل میں مسجد ضرار قائم کر لی جس کا مقصد کانگرسی ففتھ کالم کی حیثیت سے پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کو تباہ و برباد کرنے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ دوسرے لفظوں میں یہ "ختم پاکستان" کی تحریک تھی جسے مسلم پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے "تحفظ ختم نبوت" کا نام دیا گیا۔

دراصل کانگرس نے تقسیم ہند کی تجویز محض اس بناء پر منظور کی تھی کہ اسے پاکستان کا زیادہ عرصہ تک قیام ناممکن نظر آتا تھا۔ حتیٰ کہ پنڈت نہرو نے ۱۹۴۵ء میں ایک سینئر برطانوی افسر سے صاف کہہ دیا تھا کہ ان کا اصل منصوبہ یہ ہے کہ وہ جناح کو ان کا پاکستان دے دیں گے اور پھر بتدریج پاکستان کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیں گے جن میں پاکستان کا وجود ناممکن بن کر رہ جائے گا پھر پاکستانی جھک کر ہمارے سامنے آئیں گے اور ہم سے درخواست کریں گے کہ ہمیں ہندوستان میں دوبارہ شامل ہونے کی اجازت عطا کی جائے۔ (مسئلہ کشمیر صہ ۳۵۵، ۳۵۶، مئولفہ ممتاز احمد، ناشر المحراب سمن آباد لاہور، طبع اول اگست ۱۹۷۰ء)۔ چنانچہ دہلی کے اخبار "ریاست" کے ایڈیٹر دیوان سنگھ مفتون کا بیان ہے کہ:

> "ہم ایک ایسے راز کا انکشاف کرتے ہیں جس کا شاید ہندوستان اور پاکستان میں ایک درجن سے زیادہ اصحاب کو علم نہیں اور وہ راز یہ ہے کہ مسٹر جناح کے انتقال کے بعد پاکستان کی ایک بہت بڑی پوزیشن کے ذمہ دار احراری لیڈر دہلی آئے اور یہاں پنڈت نہرو سے ملے۔ ان احرار لیڈر نے پنڈت نہرو سے کہا کہ پاکستان کے مسلمان اب ملک کی تقسیم کی غلطی کو محسوس کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو ہندوستان میں مدغم کر دیا جائے ..... اور اگر پنڈت نہرو، جماعت احرار...... کو امداد کرنے کے لئے تیار ہوں تو پاکستان کو ہندوستان میں مدغم کیا جا سکتا ہے"۔

("ریاست دہلی" ۱۰ دسمبر ۱۹۵۶ء صہ ۳ کالم ۱)

بلاشبہ ملت فروشی کی اس خدمت کی بجا آوری کے لئے اس رسوائے عالم طائفہ کے سوا اور کوئی موزوں نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس کے ایک ایک فرد خصوصاً اس کے "امیر شریعت" کا دل و دماغ مملکت پاکستان کے خلاف شعلہ جوالہ بنا ہوا تھا۔ چنانچہ تحریک پاکستان کے ایک مجاہد، دانشور اور فاضل و ادیب جناب محمد یونس کا چشم دید بیان ہے:

> (قیام پاکستان سے قبل) "دلی دروازے کے باہر بڑے دھوم دھڑکے سے کانفرنس ہوئی جس میں "میر شریعت" سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے پاکستان اور پاکستانیوں کا ذکر ان "حسین" الفاظ میں کیا:
> "یہ لوگ پاکستان مانگتے ہیں ...... پاکستان جانتے ہو کیا مانگتے ہیں، پاکستان؟ ...... پاکی استان ...... انہیں پاکی استان چاہئے۔ دے دیجئے استرے ان کے ہاتھوں میں اور بھیج دیجئے غسل خانوں میں۔

(رسالہ سیارہ ڈائجسٹ اگست ۱۹۶۶ء صہ ۱۹۹)

یہ تو تشکیل پاکستان سے پہلے کی خرافات ہیں۔ "امیر شریعت" نے پاکستان میں پناہ لینے کے بعد جو گوہر افشانی فرمائی۔ اس کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔ انہوں نے ایک "تحفظ ختم نبوت کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

> "پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت برائے فسادات ۱۹۵۳ء صفحہ ۲۷۵)

ایک احراری لیڈر ماسٹر تاج دین انصاری کا اعتراف ہے کہ "ہم نے واہگہ کے اس پار قدم رکھا۔ چاروں طرف اپنوں نے .... چلانا شروع کیا غدار، غدار ...... ہم ٹھٹھک رہ گئے"۔
("آزاد" کانفرنس نمبر ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۴)

لیکن امیر شریعت کا دامن غداریوں کے سیاہ دھبوں سے اس قدر داغدار ہو چکا تھا کہ ان کا اپنا بیان ہے کہ:

> "میں نے قائداعظم کے بوٹ پر اپنی ڈاڑھی رکھی لیکن وہ نہ پسیجے"۔

(اخبار "آزاد" ۱۴ نومبر ۱۹۴۹ء)

افسوس قائداعظم ستمبر ۱۹۴۸ء میں وفات پا گئے اور ان کے بعد مسلم لیگی ہائی کمان نے احمدیوں کے خلاف پاکستان دشمنوں سے سازباز کر لی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان شاطروں نے پاکستان کو "بازاری عورت" یقین کرتے ہوئے اسے دیکھتے ہی دیکھتے تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا۔ یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ ملک زندہ بچ نکلا ورنہ ان بداندیشوں نے کاری ضرب لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔

امیر شریعت صاحب کا مشہور شعر ہے ۔

> زکاف کعبہ تا کاف کراچی
> سراسر کفر و کفر دون کفر

یعنی کعبہ کے کاف سے لے کر کراچی کے کاف تک سراسر کفر ہی کفر ہے۔ (مکاتیب امیر شریعت صہ ۶۱)۔ اس صورت میں یہ سوال تو اٹھ سکتا تھا کہ پاکستان میں "مسلم اقلیت" کون سی ہے؟ مگر کسی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا تھا مگر اصل مقصود چونکہ پاکستان میں کانگرسی سکیم کے مطابق انتشار پھیلانا تھا اس لئے ملک میں فتنہ برپا کرنے کے لئے اس مسئلہ کو ایک مذہبی ہتھیار بنا لیا گیا۔ ان کی شرانگیزیوں کی خبریں جب ملک سے باہر پہنچیں تو ہندوستان کے بالغ نظر اور دردمند دل رکھنے والے مذہبی راہنما خواجہ حسن نظامی نے اہل پاکستان کو صاف صاف بتا دیا کہ:

> "جو لوگ اس وقت مسلمانوں کے فرقوں خاص طور پر قادیانیوں کے خلاف تقریریں کرتے پھرتے ہیں، پاکستان کے دشمن اور بھارت کے ایجنٹ ہیں"۔

(اخبار "آزاد" ۲۱ جون ۱۹۵۰ء)

علاوہ ازیں ایک سابق احراری لیڈر مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنبر (فیصل آباد) نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی غیر اسلامی اور غیر اخلاقی کارروائیوں اور مذبوحی حرکات پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

> "استہزاء، اشتعال انگیزی، یاوہ گوئی، بےسروپا الفاظی، اس مقدس نام کے ذریعہ مالی غبن، لادینی سیاست کے داؤ پھیر، ناخداترسی سے بھرپور مخالفت کسی بھی غلط تحریک کو ختم نہیں کر سکتی اور ملت اسلامیہ پاکستان کی ایک اہم محرومی یہ ہے کہ...... تحفظ ختم نبوت کے نام سے جو کچھ کیا گیا ہے اس کا اکثر و بیشتر حصہ انہی عنوانات کی تفصیل ہے"۔

(المنبر ۶ جولائی ۱۹۵۶ء صہ ۷)

> "یہ تقریریں جو وہ قادیانیت کے خلاف کر رہے ہیں (جن میں سے آیات کی تلاوت اور ان کے بعض مطالب کی تبلیغ کا حصہ جو فی الحقیقت ان کی تقریروں کا ۱۰۰۰/۱ ہوگا، مستثنیٰ کر لیا جائے) اگر انہیں دربار رسالت کی پسندیدگی حاصل ہے تو ہم اس اسلام کو ...... خیرباد کہنے کو تیار ہیں"۔

(المنبر ۹ مارچ ۱۹۵۶ء صفحہ ۴)

یہ تو ۱۹۵۳ء کی شورش و بغاوت اور نام نہاد "تحریک ختم نبوت" کا خوفناک انجام ہے۔ جہاں تک "مجلس تحفظ ختم نبوت" کی ۱۹۷۴ء کی ایجی ٹیشن کا تعلق ہے تو وہ بالآخر ایک خلاف اسلام قرارداد پر منتج ہوئی جس میں ختم نبوت کی ایک ایسی تعریف کو قانونی شکل دی گئی جو ایک طرف حضرت مسیح ناصری کو (جس کی دوبارہ آمد کے احراری قائل ہیں) غیر مشروط آخری نبی اور خاتم النبیین ثابت کرتی ہے اور دوسری طرف براہ راست خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات کے صریحاً متصادم ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ کسی حدیث میں بھی اپنے تئیں غیر مشروط آخری نبی قرار نہیں دیا بلکہ اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی نسبت حلفاً فرمایا "واللہ انہ نبی" خدا کی قسم وہ اللہ کا نبی ہے (فتاویٰ حدیثیہ لعلامہ ابن حجر ہیثمی مکی صفحہ ۱۷۶ مطبوعہ بیروت)۔ نیز آخری زمانہ میں آنے والے مسیح محمدی کو چار بار نبی اللہ کہہ کر اس قرارداد کی دھجیاں ہی بکھیر ڈالی ہیں۔ (ملاحظہ ہو مسلم شریف کتاب الفتن)۔

اس حقیقت سے بالبداہت واضح ہے کہ مسلم کی ایک ایسی تعریف کو دستور مملکت میں شامل کرانا جس کی زد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر پڑتی ہو۔ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے راہنماؤں کا (معاذاللہ) کوئی دینی کارنامہ نہیں، خاتمیت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرمناک بغاوت ہے۔ جس کا

حساب حشر کے روز ان کو خدا اور مصطفیٰؐ کے دربار میں ضرور دینا پڑے گا۔ رب ذوالجلال کا ہاتھ ہوگا اور ان کا گریبان۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی کہ میرے بعد ایسے سلاطین ہونگے جن کے دروازوں پر فتنوں کی ایسی جگہ ہوگی جیسے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر فرمایا، بادشاہ اور کتاب اللہ دونوں جدا جدا ہو جائیں گے۔ (الخصائص الکبریٰ للسیوطی (مترجم) جلد ۲ صہ ۳۳۴، روایات عبداللہ بن حارث و معاذ بن جبل)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پرفتن دور کی خبر دیتے ہوئے ان علماء کی سخت مذمت فرمائی جو ان سلاطین اور امراء سے ربط وضبط قائم کر کے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے مرتکب ہونگے۔

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نے "احیاء العلوم" میں ایک خاص فصل ظالم حکمرانوں سے میل جول کے بارہ میں باندھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث اس بارہ میں نقل کی ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ابغض القراء الی اللہ تعالیٰ یزورون الامراء" خدا تعالیٰ کے نزدیک قاریوں میں سے زیادہ برے وہ ہیں جو امیروں سے جاکر ملتے ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ امیروں سے بہتر وہ ہیں جو علماء کے پاس آتے ہیں اور علماء سے بدتر وہ ہیں جو امراء کے پاس جاتے ہیں اور حضرت انسؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ "العلماء امناء الرسل علیٰ عباداللہ مالم یخالطوا السلطان فاذا فعلوا ذالک قد خانوا الرسل فاحذروھم واعتزلوھم"۔ علماء اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رسولوں کے امین ہیں جب تک سلطان سے اختلاط نہ کریں اور جب ایسا کریں تو انہوں نے رسولوں کی خیانت کی، ان سے احتراز اور کنارہ کشی کرو"۔

(مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم الدین، جلد دوم صہ ۲۴۰ ناشر مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

یہ بھی مشہور حدیث نبوی ہے کہ "من مشیٰ مع ظالم وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام" (کنزالعمال جلد ۳ صفحہ ۴۹۹)۔ یعنی جو شخص کسی ظالم کے ساتھ اس کی اعانت کے لئے چلا حالانکہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے احرار اور ان کے ہمنوا دیگر ملاؤں نے ضیاء الحق جیسے جابر ڈکٹیٹر کے سامنے ناصیہ فرسائی کی، اسے اپنا قبلہ وکعبہ بنایا اور اس کے ہاتھوں کو چوم کر جماعت احمدیہ کو کچلنے کے لئے ظالمانہ آرڈیننس جاری کرایا۔ شہ لولاک خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو محذورہ کو جب کہ وہ غیر مسلم اور معاند اسلام تھا، اذان دینے پر اپنی جیب خاص سے چاندی کی بھری ہوئی تھیلی بطور انعام دی تھی (دارقطنی، کتاب الصلوٰۃ)۔ مگر ان دین فروش ملاؤں نے سلطان جابر سے یہ قانون بنوایا کہ احمدی اگر اذان دیں گے تو انہیں سزا دی جائے گی، انہیں جرمانہ کیا جائے گا اور جیل خانہ کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بھی ٹھونس دیا جائے گا۔

اس آرڈیننس کے نفاذ سے "مجلس تحفظ ختم نبوت" کو خدا کی مقدس جماعت کے ہر فرد پر ہاتھ ڈالنے کا "قانونی جواز" حاصل ہو گیا ہے اور وہ بارہ سال سے عملاً بھارت کے راشٹریہ سیوک سنگھ پارٹی کا پاکستانی ایڈیشن بن گئی ہے اور عوام کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کرنے اور ان کو اپنے ظلم وستم کا تختہ مشق بنانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتی حالانکہ ان کے دل تسلیم کرتے ہیں کہ:

"قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں بلکہ انہوں نے ..... اپنے نقطہ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقہ پر اسلام کی تبلیغ واشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا اس سے باخبر حضرات واقف ہیں اور خود ہندوستان میں قریباً نصف صدی تک اپنے کو مسلمان اور اسلام کا وکیل ثابت کرنے کے لئے عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کا انہوں نے جس طرح مقابلہ کیا، تحریری اور تقریری مناظرے، مباحثے کئے، وہ بہت پرانی بات نہیں۔ پھر ان کا کلمہ، ان کی اذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے۔ زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب قریب وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں"۔ (ماہنامہ بنیات کراچی، جنوری فروری ۸۸ء صہ ۹۵، ۹۶)

بے شمار سلام و درود ہوں سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی پر جنہوں نے چودہ سو سال قبل اپنی کشفی آنکھ سے اس مظلوم جماعت کو دیکھا اور اپنے ان سچے عاشقوں اور فدائیوں کی نسبت نہایت پرحقیقت اور وجد آفرین انداز میں فرمایا:

"سیکون بعدی ناس من امتی یسداللہ بھم الثغور یوخذ منھم الحقوق و لا یعطون حقوقھم اولٰئک منی وانا منھم"

(ابن عبدالبر فی الصحابہ من زید العقیلی بحوالہ کنزالعمال جلد ۱۲ صہ ۱۸۲ العلامہ علی المتقی الہندی مطبوعہ بیروت)

فرمایا، عنقریب میرے بعد میری امت میں ایسے عظیم لوگ ہونگے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ (دین کی) سرحدوں کی حفاظت کرے گا (یعنی وہ علمائے سوء کی طرح مسلمانوں کو کافر نہیں بنائیں گے بلکہ کافروں کو مسلمان بنائیں گے) ان سے حقوق تو لئے جائیں گے مگر خود انہیں ان کے ذاتی حقوق سے یکسر محروم کر دیا جائے گا (اس دور کے سیاسی ایوان یا مذہبی حلقے انہیں خواہ کسی نام سے یاد کریں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) یہی میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ اور خدا کا فضل اور شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نگاہ کرم کا فیض اور کرشمہ ہی تو ہے کہ آج ہر احمدی سیدنا مصلح موعودؓ کی آواز سے ہم آہنگ ہو کر بزبان حال پکار رہا ہے ۔

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز، نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم
تری محبت کے جرم میں ہاں جو پیس بھی ڈالے جائیں گے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم
مٹا کے نقش و نگار دیں کو یونہی ہے خوش دشمن حقیقت
جو پھر کبھی نہ مٹ سکے گا، اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم
مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثار دیں کو تازہ
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم

او مسلمان کو بے دین جتانے والے
تیرے اسلام پہ ہنستے ہیں زمانے والے
تو نے کافر کو مسلماں نہ بنانا سیکھا
سر بازار مساجد کو جلانے والے
تیرے مذہب کی تھی بنیاد رواداری پر
تیرے اسلاف نہ تھے لوٹ مچانے والے
اپنے اخلاق کو، اعمال کو، کردار کو دیکھ
درس اسلام زمانے کو سکھانے والے
گر یہی اسوۂ حسنہ ہے مسلمانوں کا
اور ہی ہوں گے ترا ناز اٹھانے والے

(اکبر فاروقی)

منتخب اشعار

(از کلام حضرت ذوالفقار علی خان صاحب گوہرؒ)

واعظ نے کان کھائے تھے کل بے طرح میرے
مل جائے پھر تو میں بھی سناؤں بری طرح

پاکبازوں پہ نہ کر طعنہ زنی اے واعظ
اس میں پوشیدہ ہے خود تری ہلاکت گستاخ

واعظ کے ساتھ الجھنے سے کیا فائدہ تمہیں
گوہر مفید ہوتی ہے عاقل سے چھیڑ چھاڑ

واعظو خلوت و جلوت میں نہیں تم یکساں
تم اگر یار کسی کے ہو تو عیار بھی ہو

خود ہی مٹ جائیں گے بے درد ظالم ایک دن
جو کھڑے ہونگے مٹانے کو نشانِ اہلِ درد
ظاہری طاقت پہ بداندیش اتراتے ہیں کیوں
پیس دے گا اس کو جسم ناتوانِ اہلِ درد
تری خنجر آزمائی ہو چکی اب دیکھنا
کیا دکھاتا ہے تجھے یہ آسمانِ اہلِ درد

خون آخر خون ہے سر چڑھ کے بولے گا ضرور
رنگ لائے گا غضب کا دامنِ قاتل کا داغ

(کلام گوہر)

"مفکر احرار" کی ایک اہم تحریر

قارئین کرام! زیر نظر مضمون کو "مفکر احرار" چوہدری افضل حق کی ایک نہایت اہم تحریم پر ختم کیا جاتا ہے۔ یہ تحریر اس دور کی یادگار ہے جبکہ شدھی تحریک کے دوران دیوبندی وغیرہ سب علماء تو تکفیر بازی میں الجھے رہے مگر جماعت احمدیہ کے سرفروش مجاہدین نے ہزاروں ملکانوں کو ارتداد کے چنگل سے نکالا اور انہیں دوبارہ اسلام سے وابستہ کر کے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا والہ وشیدا اور عاشق صادق بنا دیا ۔

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی "رندان قدح خوار" ہوئے

جناب چوہدری افضل حق صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"مسلمان پبلک کو چاہئے کہ فتویٰ بازوں سے مطالبہ کریں کہ وہ غیر اقوام میں تبلیغ کر کے غیروں کو اپنا سچا ہم خیال مسلمان بنائیں تاکہ ان پر یہ راز کھل جائے کہ مسلمان کو کافر بنانا کتنا آسان ہے اور کافر کو مسلمان بنانا کس قدر دشوار ہے ...... سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں دینی مکاتب ہندوستان میں جاری ہیں مگر سوائے احمدی مدارس و مکاتب کے کسی اسلامی مدرسہ میں، غیر اقوام میں تبلیغ واشاعت کا جذبہ طلبہ میں پیدا نہیں کیا جاتا۔ کس قدر حیرت ہے کہ سارے پنجاب میں سوائے احمدی جماعت کے اور کسی ایک فرقے کا بھی تبلیغی نظام موجود نہیں"۔

پھر لکھا۔

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی، سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کر دیا مگر حسب معمول جلدی خواب گراں طاری ہو گیا۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا، ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشرواشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے"۔

(کتاب "فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں" صفحہ ۴۰ تا ۴۶، مطبوعہ کوآپریٹو سٹیم پریس وطن بلڈنگز لاہور، ۱۹۲۵ء اندازاً)

خطبہ جمعہ

یہ زمانہ وہ آگیا ہے کہ جب تبلیغ کے تقاضے ہر دوسرے تقاضے سے بالا ہو گئے ہیں

اب قوموں کی تقدیریں پلٹنے کا زمانہ آگیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم وہ ہیں جن کے ہاتھوں میں قوموں کی تقدیروں کی باگ ڈور تھما دی گئی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۱ جون ۱۹۹۶ء مطابق ۲۱ احسان ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام بیت السلام، ٹورانٹو (کینیڈا)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾
وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۵﴾
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۶﴾
فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۷﴾
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۸﴾
الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۹﴾
وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۲۰﴾
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۱﴾
(سورہ الشعراء آیات ۲۱۴ تا ۲۲۱)

ان آیات کے مضمون سے متعلق کچھ گزارشات کرنے سے پہلے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کو اپنا بیسواں سالانہ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ گزشتہ جتنے جلسے ہیں ان میں ہر سال قدم ترقی کی طرف آگے بڑھتا رہا ہے اور ہر سال کوئی نہ کوئی نیا سنگ میل رکھنے کی توفیق ملتی رہی ہے۔ امسال کا جلسہ سالانہ اپنے ساتھ ایک اور قسم کی خوش خبری بھی لایا ہے جس کا تعلق صرف جماعت کینیڈا سے نہیں بلکہ بطور خاص جماعت انگلستان سے بھی ہے اور عموماً تمام دنیا کی جماعتوں سے ہے۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹیلی ویژن کے ذریعے مرکزی پیغام اور مرکزی جلسے اور مرکزی مجالس تمام دنیا میں دیکھی اور سنی جا سکتی تھیں۔

گزشتہ ایک موقع پر میں نے جماعت سے یہ گزارش کی تھی کہ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ دن بھی آئیں گے جب ہم دو طرفہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے۔ پس آج کے مبارک جمعہ سے اس دن کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس وقت انگلستان میں مختلف مراکز میں بیٹھے ہوئے احمدی ہمیں دیکھ رہے ہیں اور ان کی تصاویر یہاں پہنچ رہی ہیں اور بیک وقت ہم ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں مگر جو منتظمین Mix کرنے پر مقرر ہیں ان کو یہ خیال کیوں نہیں آرہا کہ جب میں یہ کہہ رہا ہوں تو وہ بھی دکھا دیں جو لوگ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب یہ بھی دکھائے ہیں تو شیخ مبارک احمد صاحب دکھائے ہیں جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب سامنے، اب دیکھ لیجئے امام مسجد فضل لندن عطاء المجیب صاحب راشد وہ ہمیں سامنے دکھائی دے رہے ہیں۔ وہ مجھے دیکھ رہے ہیں، میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔ ان کے پیچھے جو مختلف احباب جماعت لندن کے کھڑے ہیں وہ بھی ہاتھ ہلا رہے ہیں اور بیک وقت ہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں اور مجھے وہ سن رہے ہیں لیکن ان کے دل کی دھڑکنیں مجھے بھی سنائی دے رہی ہیں۔ یہ دراصل ایک عظیم پیش گوئی تھی جو ایک پہلو سے تو بارہا پوری ہو چکی اب ایک نئے پہلو سے بھی پوری ہو رہی ہے۔

حضرت امام صادق سے مروی ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بہت بلند فرمائے۔ بہت بڑے بزرگ، بہت پائے کے امام تھے اور عارف باللہ تھے اس میں قطعاً ایک ذرے کا بھی شک نہیں۔ آپ نے فرمایا ہمارے امام القائم کے زمانے میں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہدی معہود کے زمانے میں مشرق میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے اپنے دینی بھائی کو دیکھ سکے گا، اسی طرح مغرب میں بیٹھا ہوا مومن اپنے مشرق میں مقیم بھائی کو دیکھ سکے گا۔

جہاں تک دو طرفہ رویت کا تعلق ہے وہ تو بالبداہت درج ہے اور بعینہ اسی طرح آج ہو رہا ہے۔

لیکن جہاں تک آواز کا تعلق ہے یہ پیش گوئی نہیں تھی کہ دونوں ایک دوسرے کو سن بھی سکیں گے۔ پس ایک طرف سے تو یہ آواز بھی پہنچ رہی ہے اور تصویر بھی اور دوسری طرف سے تصویریں بھی پہنچ رہی ہیں اور یہ ابھی آغاز ہے۔ آگے انشاء اللہ ایسے دن آئیں گے کہ مشرق و مغرب کی جماعتیں ٹیلی ویژن کے اعلیٰ انتظامات کے ذریعے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکیں گی۔ ایک ایسا عالمی جلسہ ہو گا جس کی کوئی نظیر کبھی دنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی، نہ کی جا سکے گی۔ اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اتنے ہیں اور اتنے برس رہے ہیں کہ بارش کے قطروں کی طرح ان کا شمار ممکن نہیں رہا۔ لیکن اس کے باوجود جو عشق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ سے تھا اس میں بارش کے قطروں کے ان گنت ہونے سے ذرہ بھر بھی اظہار محبت میں کمی نہیں آتی تھی۔ بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق یہ پختہ مصدقہ روایت ہے کہ بعض دفعہ بارش ہوتی تو بارش کا پہلا قطرہ اپنی زبان نکال کے زبان پہ لے لیا کرتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے۔ وہ بارش جو بے انتہا ہوتی ہے جس کے قطروں کا شمار ممکن نہیں اس میں پہلے قطرے کو زبان پر لے لینا ایک بے انتہا عشق کا اظہار ہے۔

پس جتنی بھی بارشیں فضلوں کی ہم پر ہوں ہمارا فرض ہے کہ ہر قطرے کو اپنی زبانوں پر، اپنے دل کی زبانوں پر لیں اور حمد کے گیت گاتے رہیں اس سے زیادہ شکر کا اظہار ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔ اور جہاں تک شکر کے اظہار کا اعمال سے تعلق ہے وہ ایک الگ مضمون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اظہار تشکر محض زبان سے نہیں ہوا کرتا تھا۔ آپؐ کی ساری زندگی ایک تشکر کے جذبات میں ڈھل چکی تھی۔ ساری زندگی تشکر کے جذبات میں اس طرح ڈھل چکی تھی کہ شکر اور محمدؐ رسول اللہ کے درمیان کوئی فرق کہیں بھی ممکن نہیں رہا۔ اس پہلو سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو پاک نمونے ہمارے سامنے پیش کئے اب بھی ہمارے لئے وہی راہنما ہیں اور ان نمونوں کو دیکھتے ہوئے ہمیں آپ کے قدموں کو چومتے ہوئے، نقش پا کو چومتے ہوئے آگے بڑھنا ہے۔ اس مضمون سے متعلق ایک خطبات کا سلسلہ لندن میں شروع ہوا، سلسلہ اس لئے کہ وہ ایک خطبے میں بات ختم نہیں ہو سکتی تھی اور میں نے وعدہ کیا تھا کہ باقی بات میں اگلے خطبے میں بیان کروں گا۔ اگلے خطبے میں بھی مجھے ڈر ہے کہ یہ بات ختم نہیں ہو سکتی کیونکہ مضمون نسبتاً لمبا ہے اس لئے غالباً دو تین یا ہو سکتا ہے چار خطبوں میں یہ مضمون مکمل کرنے کی کوشش کروں۔

یہ مضمون ہے امام اور ان کا جو اطاعت کرتے ہیں، جو مقتدی ہیں، ان کا رابطہ، ان کا تعلق۔ ان کے درمیان کیا وہ اسلوب ہونا چاہئے تعلقات کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی سنت پر مبنی ہو۔ اس پہلو سے جہاں تک ان کا تعلق ہے جن کو خدا تعالیٰ نے اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے ان کے متعلق میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں روشنی ڈالی تھی اور بتایا تھا کہ اطاعت کے مضمون میں کیا کیا خطرات در پیش ہیں، کیسے کیسے نفس سر اٹھاتا ہے اور خود اپنے خلاف فتوے دیتا چلا جاتا ہے۔ ایسی ہدایت دیتا جاتا ہے جو انسان کو ہلاکت میں ڈالنے والی ہو اور انانیت کا سر جب اٹھتا ہے تو اس کے خطرے سے بچنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ یہ انانیت کا ہی سر ہے جو شیطان کہلاتا ہے اور ہر نفس میں موجود ہے، ہر نفس میں ہمیشہ ہر لحظہ اپنے نفس کو ڈسنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اس پہلو سے میں نے جماعت کو نصیحت کی تھی کہ اطاعت سے کبھی بھی قدم باہر نہ نکالیں۔ اور اطاعت میں بڑے اور چھوٹے کا کوئی فرق نہیں رہتا کیونکہ اطاعت محض خدا کی خاطر ہوتی ہے اور اللہ کے حکم کے تابع ہی انسان اطاعت پر مجبور فرمایا گیا ہے۔ پس وہ اطاعت جو للہ ہو گی اس میں نہ بڑے کا کوئی فرق رہے گا، نہ چھوٹے کا۔ نہ اعلیٰ نبی کا نہ ادنیٰ نبی کا۔ "لا نفرق بین احد من رسلہ" کا اقرار کرتے ہوئے مطیع جماعت ہمیشہ اطاعت کے رستوں پر آگے قدم بڑھاتی ہے۔

مگر سوال یہ ہے کہ جن کی اطاعت کرنا ہے ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ ان کے بھی تو کچھ فرائض ہیں۔ وہ اگر ان فرائض کو ادا نہیں کریں گے تو ناممکن ہے کہ جماعت حقیقی معنوں میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مطابق اطاعت کے حق ادا کر سکے۔ اس ضمن میں میں نے وہ آیت کریمہ پیش کی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تو ان لوگوں کے لئے نرم نہ ہوتا، اگر تیرے دل میں ان لوگوں کی محبت اور پیار نہ پیدا ہوتے تو پھر تو ان لوگوں کو کبھی بھی اکٹھا

نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ اطاعت کے لئے محض امر کافی نہیں ہوا کرتا، اطاعت کے لئے ایک گہرا قلبی تعلق ہے جس پر قائم ہونا ضروری ہے۔ پس میں نے جماعت کو سمجھایا کہ اگر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت کے لئے بھی آپ کی رحمت کو، آپ کی شفقت اور رافت کو موجب اطاعت قرار دیا گیا اور فرمایا کہ اے مومنو! تم میں اپنے ایمان کے لحاظ سے اتنی استطاعت ہی نہیں کہ اطاعت کر سکو۔ تمہاری اطاعت بھی محمد رسول اللہ کی ممنون احسان ہے۔ آپؐ شفقت نہ فرماتے، آپ رحمت کا سلوک نہ فرماتے تو تمہیں اطاعت کی توفیق بھی نہیں مل سکتی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اتنے ہیں اور اتنے برس رہے ہیں کہ بارش کے قطروں کی طرح ان کا شمار ممکن نہیں رہا

یہ وہ مضمون ہے جو ہمیشہ ہمیش کے لئے ہر اس امیر پر اطلاق پاتا ہے جو ملک کا امیر ہو یا صوبے کا یا علاقے کا یا ضلع کا یا شہر کا۔ یا اس کے تابع اور صاحب امر لوگ ہوں جو اپنی امارت کے اختیارات اوپر سے لیتے ہیں۔ ان میں سے چھوٹے سے چھوٹا صاحب امر بھی اسی مضمون کے تابع ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے لئے لازم ہے کہ ہر شخص جس کو کوئی امر کا اختیار بخشا گیا ہے وہ اپنے ماتحتوں سے محبت اور شفقت اور رحمت کا سلوک کرے۔ اور جس طرح ان لوگوں کی اطاعت میں اس کی ذات پیش نظر رہتی ہے، اس کے ساتھ اختلافات اس کی اطاعت میں حائل نہیں ہو سکتے اور ما اور تو کا تفرقہ مٹ جاتا ہے، اسی طرح لازم ہے کہ ہر شخص جس کے سپرد کوئی امر فرمایا گیا ہو وہ اپنے ماتحت لوگوں سے قطع نظر اس کے کہ ان سے اس کے پہلے کیسے تعلقات تھے قطع نظر اس کے کہ شریکے کے لحاظ سے یا اور تعلقات کی نسبت سے ان کے درمیان ایک طبعی یکسانیت نہیں پائی جاتی بلکہ ایک قسم کی دوری ہے پھر بھی اللہ کی خاطر لازم ہے کہ وہ ہر ایک سے برابر شفقت کا سلوک کرے اور سب پر اپنی رحمت کے پر جھکائے۔

اس ضمن میں جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں اس مضمون کو آگے بڑھایا گیا ہے اور اس کے علاوہ چند اور آیات بھی ہیں جن کے حوالے سے میں اس مضمون پر مزید روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ پہلے جو ہے "فلا تدع مع اللہ الٰہا آخر فتکون من المعذبین" ہر بات توحید سے چلتی ہے اور توحید کے سوا مذہب کا کوئی مضمون بھی نہیں جاری ہوتا۔ ہر بلندی کا چشمہ توحید ہے۔ ہر عجز کا چشمہ بھی توحید ہے۔ ان معنوں میں رفعتیں بھی توحید سے وابستہ ہیں اور جو انسان کے نفس کی پستیاں ہیں وہ بھی توحید ہی سے وابستہ ہیں۔ اگر توحید سے تعلق نہ ہو تو رفعتیں بھی ذلتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اگر توحید سے تعلق نہ ہو تو پستیاں بلندیوں میں تبدیل نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ ہر نماز میں سجدے میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ تم نے اگر للہ سجدہ کیا ہے تو پھر یہ دعا کرو "سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ"۔

[اس موقع پر سپیکر کے نظام میں ایک نقص کی طرف توجہ دلائی گئی تو اس پر حضور نے فرمایا:
لندن والے کہتے ہیں کہ مائیکروفون ذرا نیچے کر دیں اور یہ مائیکروفون میں اونچا کر دوں۔
رفعتوں اور پستیوں کا یہ بھی ایک مضمون ہے کوئی چیز نیچے کی جاتی ہے اور کوئی چیز اونچی کی جاتی ہے۔ پھر مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا]:

اب سبحان ربی الاعلیٰ کا مضمون اس وقت ہے جب انسان کا سر انتہائی پستی کی حالت میں خدا کے حضور جھکا ہوا ہوتا ہے۔ اور اسے یاد دلایا جا رہا ہے کہ تمہاری رفعتیں، تمہاری پستیوں سے وابستہ ہیں کیونکہ تم خدائے واحد کے حضور جھکے ہو جب کہ ہر دوسرے کی غلامی سے تم آزاد کئے جا رہے ہو۔

اور تمام رفعتیں اس پستی میں ہیں جو خدا کی خاطر قبول کی جاتی ہے پس کہو "سبحان ربی الاعلیٰ"۔ پاک ہے میرا رب جو بہت اعلیٰ ہے۔ اور "ربنا" نہیں "ربی الاعلیٰ" فرمایا گیا ہے۔ ہر شخص کا رب اس پر اپنی رفعتوں کے ساتھ اس کی پستیوں کی نسبت سے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ جب بھی خدا کا بندہ عجز اختیار کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان تک اٹھا لیتا ہے اور زنجیر کے ذریعے سے لپیٹ کر اوپر لے جایا جاتا ہے۔ اب استدلال کے طور پر ہم اسے غیر احمدیوں کے سامنے جو رفعت کا معنی نہیں سمجھتے یہ پیش کیا کرتے ہیں۔ مگر یہاں اس موقع پر میں کسی بحث کی خاطر نہیں بلکہ ایک عرفان کے نکتے کے طور پر آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ تو وہ زنجیر جو اترتی ہے اس سے مراد درجہ بدرجہ انسان کی پستی خدا کے حضور اور درجہ بدرجہ اس پستی کی نسبت سے رفعت ہے۔

ساتویں آسمان سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ ہر شخص جو خدا کے حضور جھکتا ہے اسے سیدھا ساتویں آسمان تک رفعت دی جاتی ہے۔ ساتویں آسمان تک کی رفعت اس کا انتہائی مقام ہے۔ جتنا تذلل اختیار کرے گا اتنا اس کی رفعت کے سامان خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونگے۔ یعنی یہ پستیاں بذات خود رفعتوں میں تبدیل نہیں ہوا کرتیں اس لئے آسمان سے زنجیر اترنے کا ذکر فرمایا۔ یعنی تم تذلل اختیار کرو مگر یہ وہم بھی نہ کرنا کہ تمہارا تذلل ہی تمہیں کچھ عطا کر دے گا۔ تمہارے تذلل کو رفعتوں مین بدلنے کے لئے آسمان سے ایک زنجیر کا اترنا لازم ہے اور وہ اترے گی تو تمہارے تذلل کے متعلق فیصلہ کرے گی کہ کس حد تک اس میں رفعت کی طاقت موجود ہے اور اسی نسبت سے تمہیں اٹھایا جائے گا۔ ساتویں آسمان سے آگے ذکر نہیں ملتا کیونکہ اس سے آگے جانے والا صرف ایک ہی وجود ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں جن کا خدا کے حضور تذلل اس ہر انتہاء سے آگے بڑھ گیا جس انتہاء کو کبھی کسی انسان کا تذلل پہنچ سکا یا پہنچ سکے گا۔ پس آپ کا جو سلسلہ ہے وہ اس عام قانون سے بالا سلسلہ ہے اور اس سلسلے کا ذکر یہاں مذکور نہیں۔

پس اس پہلو سے یاد رکھیں کہ ہمیں یہ سبق دیا گیا ہے کہ تم جتنا جھکو گے اگر وہ خدا کی خاطر ہو گا، اگر خدا کی خاطر تم نے تذلل اختیار کیا ہے تو بسا اوقات ممکن ہے کہ یہ تذلل کسی انسان کے سامنے دکھائی نہ دے کیونکہ صاحب امر ایک غیر بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی ہو گا ہی غیر کیونکہ خدا تعالیٰ براہ راست تو ہر ایک کو حکم نہیں دیا کرتا۔ مراد یہ ہے کہ الف، ب، ج، د، جو بھی ان کا نام رکھیں جو صاحب امر ہے جس کے سامنے آپ سر جھکا رہے ہیں اس کا وجود ایک دکھائی دے رہا ہے۔ مگر آپ کے لئے یہ ہدایت ہے کہ اس وجود کو نظر سے ہٹا دو کیونکہ تمہارا ہر تذلل للہ ہونا چاہئے اور اپنے رب کی خاطر ہونا چاہئے۔ جب اپنے رب کی خاطر ہو تو کسی غیر کے سامنے جھکنا نشان ذلت نہیں بلکہ نشان عظمت بن جاتا ہے۔ ایک بڑا آدمی ایک چھوٹے کے سامنے جھک رہا ہے محض اس لئے کہ خدا نے اسے اس معاملے میں مامور فرمایا ہے اس لئے اس کا جھکنا ذلت کا نشان نہیں بلکہ رفعت کا نشان بن جاتا ہے۔ اور جس حد تک اس کے نفس کی قربانی اس میں داخل ہوتی ہے اسی قدر وہ رفعتوں سے نوازا جاتا ہے۔

لیکن ایک اور جھکنا بھی ہے جو اپنے غلاموں کے سامنے جھکنا ہے، اپنے غلاموں پر جھکنا ہے۔ اس مضمون کا اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ "واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین" اے میرے حضور جھکنے والے تو ان پر بھی جھک جو تیرے حضور جھک رہے ہیں اور میری خاطر جھک رہے ہیں اور اپنی رحمت اور شفقت کا پر ان پر جھکا۔ دیکھیں کتنا عظیم مضمون ہے جو اس آیت کریمہ میں ایسی رفعتوں تک اس مضمون کو پہنچا رہا ہے جن تک عام انسان کے تصور کی رسائی ممکن ہی نہیں۔ محض خدا کا کلام ہے۔ سوائے خدا کے کلام کے کوئی کلام اس شان کا کلام نہیں ہو سکتا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان پر جھکنے کی تاکید فرمائی جن کی گردنیں ان کے حضور جھکا دی گئی تھیں۔ اس سے پہلے فرماتا ہے "وانذر عشیرتک الاقربین" اپنے قریبیوں کو بھی ڈراؤ۔ اب پیشتر اس کے کہ میں "واخفض" والے مضمون کو دوبارہ اٹھاؤں اور مزید تفصیل بیان کروں میں چاہتا ہوں کہ پہلی آیت کے بعد دوسری آیت کے تعلق کو بیان کر دوں پھر اس کے بعد بات آگے بڑھے گی۔

توحید سے ہر مضمون شروع ہوتا ہے، توحید کے بغیر دنیا میں کوئی بھی سچائی نہیں۔ سب جھوٹ اور بے معنی اور بے حقیقت باتیں ہیں۔ توحید کے نتیجے میں "انذر عشیرتک الاقربین" فرمایا گیا۔ دیکھو تمہارا تعلق اللہ سے ہے۔ اور تمہارے اقرباء، تمہارے قریبی نہ تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں اس لئے ان کو ڈراؤ اور ان کو متنبہ کرو اور ہرگز اس بات کا خوف نہ کرو کہ اپنے اقرباء کو بھی ڈرا دھمکا کر اگر تم نے پرے پھینک دیا تو تمہارا کیا بنے گا۔ اب اس مضمون کے حوالے سے پڑھیں کہ اگر تو نرم دل اور رحم دل اور صاحب شفقت نہ ہوتا تو یہ لوگ تجھ سے بھاگ جاتے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان دو باتوں میں تضاد ہے؟۔ تضاد نہیں بلکہ وہ باریک تقویٰ کی راہیں ہمیں دکھائی جا رہی ہیں جن پر ہر صاحب امر کا چلنا ضروری ہے اس کے لئے لازم ہے کہ ان باتوں سے نصیحت پکڑے۔ وہ نرم ہوتا ہے تو دل کی کمزوری کی وجہ سے نرم نہیں ہوتا۔ وہ شفقت کرتا ہے تو اس وجہ سے نہیں کہ یہ لوگ اگر میں شفقت نہیں کروں گا تو مجھے چھوڑ دیں گے اور پھر میں اکیلا رہ جاؤں گا۔

اس لئے یہ وہم دل سے نکال دینا لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفقت ان کا دل، ویسے محاورے میں تو ہے دلربائی کے لئے تھا یا دل چوری کرنے کے لئے کیونکہ اردو میں تو آنحضرتؐ کے تعلق میں تو یہ محاورہ منہ سے نکلتا نہیں، تو ان کے دل کو اپنے قدموں سے ہمیشہ کے لئے وابستہ کرنے کی خاطر تھا۔ آنحضورؐ کے ذہن میں کسی شفقت کے وقت کبھی بھی یہ پہلو نہیں آیا کہ میں اس لئے شفقت کروں کہ لوگ میرے گرویدہ ہو جائیں، لوگ مجھ سے محبت کرنے لگیں کیونکہ آپؐ کا ہر فعل تو اللہ کی رضا کی خاطر تھا۔ پس اگر اللہ کی خاطر آپ کا ہر فعل تھا تو آپ کی شفقت کا تعلق اپنے غلاموں کے دل جیتنے

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 | 0181-553 3611

FOR GERMANY
THE ASIAN CHOICE FOR TV
GET CONNECTED !!
MTA - ZEE TV - ASIA NET
RECEIVER. DECODER. DISH. SMART CARD ARE AVAILABLE.
JUST CALL
KHAN SATELLITE NTECHNIK
OFFICIAL ZEE TV AGENT
TEL. & FAX : 08257 / 1694

سے ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ جو مضمون ہے "انذر عشیر تک" یہ اس تعلق میں آپ سمجھیں تو بات روشن ہو جائے گی کہ ایسا شخص جب خدا کی خاطر ڈراتا ہے تو قطع نظر اس کے کہ اس ڈرانے کا کیا اثر پڑے گا چونکہ رضائے باری تعالیٰ اس کے پیش نظر ہے اس لئے وہ بے خوف ہو کے ڈرائے گا۔ ورنہ جو صاحب خوف ہے وہ ڈرا بھی نہیں سکتا اور ایسی بہت سی مثالیں ہمارے سامنے آتی ہیں کہ ایک شخص دنیا کے ڈر کے مارے انذار بھی نہیں کر سکتا۔ وہ کہتا ہے اگر میں نے انذار کیا تو یہ لوگ مجھے ماریں گے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا انذار توحید سے پھوٹا تھا اس لئے پہلے توحید کا ذکر فرمایا۔ پھر فرمایا اپنے جتنے تیرے قریبی ہیں ان سب کو ڈرا دے اور جب ڈرایا تو سارے بدک کے بھاگ گئے۔

اب بتائیں یہ کیسا حیرت انگیز مضمون ہے۔ لیکن اس کے ساتھ فرمایا ہاں جو اس کے باوجود تجھ پر ایمان لے آئیں اور تیرے قریب آئیں۔ "واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین" تو جو بھی ان میں سے تجھ پر ایمان لائیں اور تیری پیروی کریں تو ان پر جھک جا یعنی تیرے دل میں کوئی سختی نہیں ہے۔ تو ڈراتا ہے تو ان لوگوں کی خاطر ڈراتا ہے۔ ڈراتا ہے تو رضائے باری تعالیٰ کی وجہ سے ڈراتا ہے۔ پس جب وہ تجھے قبول کر لیں تو پھر رحمت کے پر ان پر جھکا دے لیکن اس وجہ سے نہیں پھر کہ مومن ہیں، مان گئے ہیں اب یہ نہ کہیں ہاتھ سے نکل جائیں۔ باقیوں کو تو ڈرا دھمکا کے دور کر دیا اب یہ جو قریب آئے ہیں یہ نہ کہیں جاتے رہیں۔ فرمایا ہر گز یہ بات نہیں۔ "فان عصوک فقل انی بریء مما تعملون" اگر یہ سب تیری نافرمانی کریں تو کہہ دے میں اس سے بری الذمہ ہوں جو تم کرتے ہو۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمہاری ذات سے میرا تعلق نہیں ہے۔ ان اعمال سے میرا تعلق ہے جو خدا کی خاطر تم بجالا رہے ہو۔ وہ اعمال نہیں ہونگے تو تم میری رحمت کے حق دار نہیں رہو گے، میری شفقت کے حق دار نہیں رہو گے۔

اطاعت کے لئے محض امر کافی نہیں ہوا کرتا۔ اطاعت کے لئے ایک گہرا قلبی تعلق ہے جس پر قائم ہونا ضروری ہے

پس یہ وہ مضمون ہے جو ہر صاحب امر کے لئے سمجھنا ضروری ہے وہ جب کسی سے پیار کرتا ہے اپنے ماتحتوں پر جھکتا ہے تو اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہیں آنا چاہئے کہ میں ان پر اس لئے جھک رہا ہوں کہ یہ میری تائید کرنے والے لوگ ہیں۔ اس لئے جھک رہا ہوں کہ یہ میرا عشیرہ ہے، میرے اقربین ہیں کیونکہ اقربین سے تو بات شروع ہوئی تھی۔ فرمایا ان کو تو ڈرا دے تو مانیں گے حق پر چلیں گے حق پر قائم رہیں گے تو پھر تیری رحمت ان پر ہوگی ورنہ تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ پس وہ امیر جو اس وجہ سے بعض لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں کہ وہ ان کے زیادہ قریب ہیں ان کے حق میں باتیں کرنے والے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ جو بھی میں کہوں گا اس کی تائید میں اٹھ کھڑے ہونگے وہ جانتے نہیں کہ توحید کے مضمون کے یہ بات خلاف ہے۔ اور جو بات بھی توحید کے برخلاف ہو وہ خدا تعالیٰ کے نظام میں کہیں بھی کوئی مقام نہیں رکھتی۔ وہ نظام اللہ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں ہر پہلو کا توحید سے تعلق ہے۔ پس باریک راہیں ہیں مگر ان باریک راہوں کو اختیار کرنا ضروری ہے کیونکہ جماعت کے تقویٰ کی زندگی ان راہوں سے وابستہ ہو چکی ہے۔ ان راہوں کو چھوڑ دیں گے تو آپ بھی کبھی نیک انجام نہیں ہو سکتے، آپ کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

پس ہر امیر کے لئے ان آیات سے میں نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہتا ہوں لازم ہے کہ جھکے اور رحمت کے ساتھ سب لوگوں سے انکساری کے ساتھ، عجز کے ساتھ تعلق قائم کرے۔ اپنے مرتبے کا خیال نہ کرے۔ اس کا مرتبہ بڑا ہے تو محض اس لئے کہ خدا نے اسے ایک مقام پر فائز کیا ہے۔ مگر جس مقام پر فائز کیا ہے اس مقام کا تقاضا یہ ہے کہ وہ خود نیچے اتر آئے۔ اب یہ خود نیچے اترنے والا مضمون ہے۔ یہ "واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین" سے نکلتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت ان پر خوب روشنی ڈال رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق روایات اور کثرت سے روایات بتاتی ہیں کہ آپ مومنوں کے لئے ایسی شفقت رکھتے تھے اور ایسے منکسر المزاج تھے کہ اگر رستہ چلتے کسی عورت نے بھی آواز دی تو کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ پوری توجہ سے اس کی بات سنتے تھے۔ ایک غلام اور ایک بے حیثیت آدمی کبھی آپ کو مدد کے لئے کہتا تھا تو اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑا کرتے تھے۔ ایک یتیم بچہ کبھی آپ کو بلاتا تھا تو آپ اس کے ساتھ روانہ ہو جایا کرتے تھے۔ حیرت انگیز وجود تھا جس کی نہ رفعتیں ہماری پہنچ میں ہیں نہ اس کی خدا کے حضور پستیاں ہماری پہنچ میں ہیں۔ دونوں طرف کے کنارے ہماری عقل کے دائرے سے باہر ہیں۔ لیکن وہ ایسا ہی تھا جس کو خدا نے ساتویں آسمان سے بھی بلند کر دیا۔ جب وہ جھکا تو ان لوگوں پر جھک گیا جو پستیوں کی انتہا تک پہنچے ہوئے تھے۔ مومنوں پر بھی جھکا اور غیروں پر بھی جھکا۔ لیکن مومنوں کے متعلق تو اس کے دل کی کیفیت ہی اور تھی۔ یہ وہ حقیقت ہے جو مصطفوی حقیقت ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعلیم کی جان ہے۔

پس اس پہلو سے ہر امیر کا کام ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں سے نرمی اور محبت اور عجز کا سلوک کرے اور ان کی خاطر نہیں بلکہ محض اللہ کی خاطر۔ ان کی خاطر تو کرے گا مگر ان کی خاطر خدا کی خاطر۔ اب یہ ایک اور سلسلہ بیچ میں داخل ہو جاتا ہے۔ بندوں سے پیار ہے بندوں کی خاطر مگر بندوں سے بندوں کی خاطر جو پیار ہے اس کا آغاز اللہ کے پیار سے ہوا۔ اور یہ وہ مضمون ہے جسے قرآن کریم کی ایک اور آیت بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرما رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ" کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عظیم الشان وجود ہیں "دنیٰ" وہ خدا کی طرف بڑھا اور اتنا قریب ہو گیا کہ اس سے زیادہ قرب الٰہی ممکن نہیں رہا۔ اتنے قرب کے باوجود وہ وہاں ٹھہر نہیں گیا۔ "فتدلیٰ" پھر وہ نیچے اترا اور بنی نوع انسان اس قرب، اس عظیم ذات کے لئے بلانے کے لئے نیچے اترا۔ وہ عظمتیں اور رفعتیں جو اس نے اپنے رب سے حاصل کیں اپنے تک محدود نہیں رکھیں بلکہ اس کی خاطر اس کے بندوں میں تقسیم کرنے کے لئے وہ رحمتیں بانٹنے کے لئے نیچے اترا اور اس کی مثال ایسی ہو گئی "کان قاب قوسین او ادنیٰ" جیسے دو قوسیں ہوں یعنی کمانیں جن کا ایک ہی وتر ہو، ان کے درمیان ایک ہی تنی ہو۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کمانیں کس شکل کی ہو سکتی ہیں؟ عام طور پر اس کی جو شکل بیان کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف کمان نیچے سے آ رہی ہے اوپر کی طرف، ایک اوپر سے کمان اتری ہے اللہ کی محبت کی اور بیچ میں ایک ہی وتر ہے۔ وہ تنی ایک ہی ہے۔ یہ مضمون بھی بہت باریک اور لطیف ہے لیکن میں جو سمجھتا ہوں وہ اس سے مختلف ہے۔ اس کو غلط نہیں سمجھتا کیونکہ قرآن کریم کے بہت سے بطون ہیں۔ مگر میرے نزدیک ان دونوں کمانوں کا رخ ایک ہی طرف ہے۔ یعنی ان کا جو بیچ کا دھاگہ یا تنی ہے اس سے ایک کمان محمدؐ رسول اللہ کی کمان اور ایک خدا کی کمان ہے وہ اس طرح ایک سمت میں ہیں کہ ناممکن ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کی کمان چلے اور خدا کی کمان میں حرکت نہ آئے۔ ناممکن ہے کہ اللہ کی کمان کو کھینچا جائے اور وہ نچلی کمان اس کے ساتھ حرکت میں نہ آئے کیونکہ دونوں کا ایک ایسا گہرا اٹوٹ رشتہ قائم ہو چکا ہے کہ جب ایک کو کھینچا جائے دوسری کھینچ جاتی ہے جب دوسری کو کھینچا جائے تو پہلی کھینچ جاتی ہے اور اس تنی سے جو تیر نکلتا ہے وہ بیک وقت محمدؐ رسول اللہ کی طرف سے نکلا ہوا تیر بھی ہوتا ہے اور اللہ کی طرف سے نکلا ہوا تیر بھی ہوتا ہے۔

اس تفسیر کی تائید کرنے والی میرے نزدیک وہ آیت کریمہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ" اگر کمانوں کو برعکس سمت میں رکھا جائے تو وہ دونوں کا چلایا ہوا تیر ایک دوسرے کی طرف جائے گا۔ اگر تیر چلانے کا مضمون اس سے نکالا جائے تو سوائے اس کے ممکن ہی نہیں کہ جو نقشہ میں نے ذہن میں رکھا اور آپکے سامنے پیش کیا اسے قرآن کریم کی اس آیت کی تائید میں سمجھا جائے تو بات یہ بنے گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کمان سے چلا ہوا ہر تیر اللہ کی کمان سے چلا ہوا تیر تھا۔ اللہ کی کمان سے جو تیر چلتا تھا محمدؐ رسول اللہ کی وساطت سے چلتا تھا۔ پس اس پہلو سے "دنیٰ فتدلیٰ" کا مضمون یہ بنا کہ اتنا وہ قریب ہو گیا کہ جس سے زیادہ ممکن نہیں تھا اور "تدلیٰ" پھر وہ جھک گیا اور اس جھکنے کے نتیجے میں وہ "قاب قوسین" ہو گیا۔ اب "قوسین" کا مضمون یہاں ایک اور معنے اختیار کر جاتا ہے۔ فرماتا ہے انسانیت کے ساتھ اس کا تعلق اس کے جھکنے کے نتیجے میں خدا کے تعلق کے ساتھ ایسا مدغم ہو گیا کہ ایک کو دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی بشریت نور ہو گئی، اس کا نور بشریت بن گیا۔ پس اس پہلو سے وہ بندوں پر جب جھکا ہے تو خدا کا نور بن کر اپنے ہم جنسوں پر تو جھک گیا اور اس کی بشریت نے وہ علاقہ قائم کر دیا۔ جیسے ایک تنی دو کمانوں کے

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات:
Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820
S. Gilani
Tuchoiskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 00971235297 4 Tel: 00971222173 1

MTV AHMADIYYA
SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

درمیان علاقہ بن جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بنی نوع انسان پر جھکنا ان کی خاطر تھا مگر خدا کی خاطر ان کی خاطر ہوا۔ یہ وہ مشکل فقرہ جو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا اس کی تشریح ہے۔ ورنہ بندے کی خاطر بھی ایک انسان رحمت کا سلوک کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نبوت سے پہلے ذاتی شفقت سے لوگوں پر اسی طرح جھکا کرتے تھے۔ مگر جب "نور علیٰ نور" ہوئے تب کیفیت بدل گئی۔ اس کے بعد ہر رافت، ہر شفقت، ہر رحمت خدا کے تعلق سے اوپر سے اترا کرتی تھی۔ اور بنی نوع انسان سے آپ کی محبت کو الٰہی محبت کی تائید حاصل ہو گئی۔ اور آپ کی الٰہی محبت بنی نوع انسان کی محبت میں تبدیل ہونے لگی۔ یہ وہ پہلو ہے جو امارت کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھا ہے اور اسی پہلو کو ہر صاحب امر کو سمجھنا ضروری ہے۔

> **جماعت احمدیہ کے لئے لازم ہے کہ ہر وہ شخص جس کو کوئی امر کا اختیار بخشا گیا ہے وہ اپنے ماتحتوں سے محبت اور شفقت اور رحمت کا سلوک کرے**

میں جب امیر کہتا ہوں تو ہرگز مراد یہ نہیں کہ محض وہ امیر جو ملکوں یا شہروں یا محلوں کے بنائے جاتے ہیں۔ امیر سے مراد ہر وہ شخص جسے کچھ بھی امر سونپا جائے اور خدا کی خاطر سونپا جائے اور خدا کے نام پر سونپا جائے۔ اس کی تربیت کے لئے یہ مضامین ہیں جو قرآن کریم نے ہم پر کھولے ہیں۔ فرمایا کہ تم امیر ہو مگر اب یاد رکھنا کہ اللہ کی خاطر جس طرح محمدؐ رسول اللہ ان پر جھک گئے تھے جن کے سر خدا کی خاطر ان کے سامنے جھکائے گئے تھے تم بھی ان پر جھک جانا اور ان کی خاطر نہیں، للہ۔ کیونکہ اگر ان کی خاطر جھکو گے تو تمہارے اندر شرک کے شائبہ داخل ہو جائیں گے۔ شرک کے خطرات تمہیں ہو سکتا ہے واقعۃً ہلاک کر دیں کیونکہ جب بھی انسان کسی سے رحمت کا تعلق رکھتا ہے یہ خطرہ موجود رہتا ہے کہ اس کے نتیجے میں جو پیار اور محبت کا سلوک اس سے کیا جاتا ہے وہ ان دونوں کو ایسے رشتوں میں باندھ دے کہ خدا کا مضمون بیچ میں سے غائب ہو جائے۔ اسی لئے قرآن کریم نے ہمیں خوب اچھی طرح وضاحت کے ساتھ یاد کرایا۔ میرے وہ بندے جو میری خاطر بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہیں اور ان سے محبت کا سلوک کرتے ہیں جب ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں "لانرید منکم جزاءً ولا شکوراً" کہ کیا کر رہے ہو ہم تو خدا کی خاطر تم سے پیار کر رہے تھے تم شکریہ ادا کر کے ہمارے پیار کو کیوں میلا کرتے ہو۔ ہمیں تم سے کسی خیر کی توقع نہیں۔ یعنی توقع سے مراد یہ ہے کہ چاہتے نہیں ہیں کہ تم ہم سے کوئی سلوک کرو، ہماری نیکی محض اس کی خاطر تھی جس کی ہماری نیکی پر نظر ہے۔ اسی سے ہم پیار چاہتے ہیں۔ اسی کی رضا تلاش کرتے ہیں۔ پس شکریہ ادا کر کے ہماری نیکی کو میلا نہ کر دینا۔

اور پھر قرآن کریم نے اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ یوں فرمایا "لا تمنن تستکثر" تو اس وجہ سے کسی پر احسان نہ کر کہ اس کے بدلے میں تجھے زیادہ دیا جائے گا۔ پس نہ ان کی نیت میں کچھ زیادہ لینا شامل ہوتا ہے نہ ان کی نیت اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ خدا کی رضا کی بجائے کسی اور خاطر ان پر جھکیں۔ اور جب کلیۃً خدا کی خاطر جھکتے ہیں تو ان کا احسان، ان کا شکریہ، ان کا تشکر بجائے دل کو ایک غذا دینے کے دل کے اندر ایک قسم کا ایک زلزلہ طاری کر دیتا ہے کہ یہ کیا ہو گیا۔ ہم تو بہت بالا قیمت چاہ رہے تھے۔ ہم نے تو اپنے اللہ کی خاطر یہ کیا تھا۔ ان کے شکریے کہیں ہمارے نفس کو موٹا نہ کر دیں۔ تو واقعتاً ان کے دل پر ایک زلزلے کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ گھبراتے ہیں اور لازم نہیں کہ وہ اس بات کو ظاہر کریں۔ مگر قرآن کریم نے ان کی زبان سے ظاہر کیا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی اس سوسائٹی میں ہمیشہ یہ نہیں ہوا کرتا تھا کہ ہر وہ شخص جس کا شکریہ ادا کیا جائے وہ آگے سے انہی الفاظ میں جواب دیا کرتا تھا۔ بعض باتیں ایسی ہیں جو صحابہ کے دل میں وارد ہوتی تھیں اور اللہ کے پیار کی نظر ان پر پڑتی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر روشن کر دیا کرتا تھا کہ اے میرے پاک غلام، غلام کامل تو نے آگے بھی دیکھو کیسے کیسے پیارے غلام پیدا کر دئے ہیں۔ تیرے ہی رنگ میں رنگین ہیں۔ ان کا شکریہ ادا کیا جائے تو ان کا دل آوازیں دیتا ہے کہ نہ نہ ہمارا شکریہ ادا نہ کرو ہم تو محض خدا کی خاطر ایسا کرتے تھے۔

پس اگر وہ خدا کی خاطر ہی یعنی ہر صاحب امر خدا کی خاطر اپنے ماتحتوں سے پیار اور محبت کا سلوک کرتا ہے تو ان کے شکریے کی نہ تو اسے توقع ہوتی ہے اور نہ اسے پرواہ ہوتی ہے۔ جب توقع نہیں تو اس کے برعکس پہلو بھی ہے اور وہ بے پرواہ بھی کوئی نہیں۔ اس لئے کہ اگر جب ذاتی تعلق ان سے نہیں تھا جس کی خاطر ان پر رحمت کی جارہی تھی تو اللہ سے اگر وہ دور ہٹیں گے تو یہ شفقت کرنے والا اسی حد تک ان سے دور ہٹ جائے گا اور ان کی اس بارے میں کچھ بھی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ اس سے کیسا پیار کا تعلق رکھتے تھے۔ بے انتہا محبت اور فدائیت کا اظہار کرنے والے بھی جب ایسی روش اختیار کرتے ہیں کہ جس سے خدا ناراض ہو تو جن کو پیار دیا جاتا ہے ان کو اس بات کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں رہتی کہ یہ تو مجھ سے محبت کرنے والا تھا۔ وہ اسی طرح جیسا کہ خدا کی آنکھ انہیں دیکھتی ہے انہیں ناراضگی سے دیکھتا ہے اور ان کے چھوڑ کر چلے جانے کی ادنیٰ بھی پرواہ نہیں کرتا۔ پس توحید کا یہ مضمون بالآخر توکل پر منتج ہو جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم اس کے بعد فرماتا ہے "فان عصوک فقل انی بریء مما تعملون" تمہیں کیوں وہم ہو گیا ہے کہ میں تم پر رحمت سے جھکا ہوا تھا اس لئے کہ تم مجھے ذاتی طور پر پیارے لگتے ہو۔ وہ تو اللہ کی خاطر تھا۔ اگر تم خدا کی نافرمانی کرو گے یہاں "عصوک" میں محمدؐ رسول اللہ پیش نظر ہیں۔ لیکن آپ کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ اس کے سوا کوئی اور نافرمانی ممکن ہی نہیں کہ انسان حضرت محمدؐ رسول اللہ سے نافرمانی کرے اور وہ آپ کی نافرمانی ہو، خدا کی نہ ہو۔ اس مضمون کو قرآن بھی کھول چکا ہے بار بار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود بھی اس مضمون کو کھول چکے ہیں۔ اس لئے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں، مزید دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک مسلمہ غیر مبدل حقیقت ہے کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی نافرمانی لازماً خدا کی نافرمانی ہے اور اس کے سوا اس نافرمانی کو کوئی اور معنے نہیں پہنائے جاسکتے۔ "فان عصوک" میں اس لئے مخاطب "تجھے" کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کیا گیا ہے کہ آپ لوگوں پر جھک رہے تھے، آپ لوگوں سے رحمت کا سلوک فرمارہے تھے، یہ گواہی دینا مقصود ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کی رأفت، آپ کی شفقت اللہ کی خاطر تھی، ان کی خاطر نہیں تھی۔ فرمایا پس جب یہ تیری نافرمانی کریں تو ان کی پہلی اطاعتوں کی، ان سے پہلے تعاون کی کچھ بھی پرواہ نہ کر۔ تو کہہ دے میں تم سے بیزار ہوں۔ تم یہ جو حرکتیں کر رہے ہو یہ میرے محبوب آقا کی مرضی کے خلاف ہیں اس لئے تم بھی میری مرضی کے خلاف ہو گئے ہو۔ اگر ایسا کرو گے تو ان کے چھوڑ کر جانے کا تمہیں کوئی بھی غم نہیں ہونا چاہئے۔ "وتوکل علی العزیز الرحیم" جب تو یہ کرے تو یاد رکھ اللہ جو عزیز ہے، اللہ جو رحیم ہے جو غالب اور بزرگی والا ہے، جو بار بار رحم فرمانے والا ہے اس پر توکل رکھ۔ وہ تجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیونکہ جس کے سفر کا آغاز توحید سے ہوا، جس کا بنی نوع انسان سے تعلقات کا آغاز اس طرح ہوا کہ خدا کی خاطر لوگوں کو ڈرا دھمکا کر دور کر دیا، جو قریب آئے ان کو بھی جب بھی وہ خدا سے دور ہوئے اپنی ذات سے دور کر دیا جب یہ سلوک ہو تو پھر توکل علی اللہ کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ اس کے سوا کوئی نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا۔

پس ہر وہ صاحب امر جو اس اسلوب پر چل پڑے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس سنت کو اپنا لے اسے کوئی بھی خطرہ نہیں۔ وہ جب سزا دے گا تو خدا کی خاطر دے گا، جب تعلق بڑھائے گا تو خدا کی خاطر بڑھائے گا اور ان لوگوں کا اس تعلق کی پرواہ کرنا یا نہ کرنا اس کی نظر میں کوئی بھی حقیقت نہیں رکھے گا۔ اور یہ وہ امارت ہے جو غیر متزلزل ہے کیونکہ اسے کلیۃً اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہوگی۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس امارت کا تعلق ایک چھوٹے سے، معمولی افسر کے حکم سے بھی ہے جو کسی خاص معین کام پر مامور کیا گیا ہے۔ اگر اس کی نافرمانی کرو گے تو یاد رکھو یہ سلسلہ آخر خدا تک پہنچے گا۔ اگر اس کی اطاعت کرو گے تو پھر بھی یاد رکھو یہ سلسلہ آخر خدا تک پہنچے گا۔ اور جہاں تک اس شخص کی ذات کا تعلق ہے اسے سمجھنا چاہئے کہ بڑے بڑے لوگ جو میرے سامنے جھک رہے ہیں اس میں میری تو کوئی بڑائی نہیں، میری تو کوئی بھی حیثیت نہیں، خدا کی خاطر میری طرف جھک رہے ہیں۔ پس اسے مزید خدا کے حضور جھکنا چاہئے۔ اور پھر نافرمانی کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔

دنیا کی مثالوں میں اس کی وہ مثال ہے جو حضرت مصلح موعودؓ بارہا پیش کیا کرتے تھے اور میں بھی کئی

چوہدری ایشین سٹور، گروس گیراؤ کی طرف سے نئی پیشکش

سیل SALE ۳۰ جولائی ۱۹۹۶ء سے ۳۰ اگست ۱۹۹۶ء تک SALE سیل

چاول ٹلڈا	۱۰ کلو	۴۰۔۰۰ مارک
چاول ٹلڈا	۵ کلو	۲۰۔۵۰ مارک
ٹوٹا چاول	۲۰ کلو	۲۹۔۹۰ مارک
آٹا	۱۰ کلو	۷۔۰۰ مارک
اچار بچر نگا		۲۔۹۰ مارک
ابلے چنے (۱۲ ڈبے)		۷۔۹۰ مارک

تازہ حلال گوشت (فون کر کے آئیں) فی کلو ۸۔۵۰ مارک

مرغی کے لیگ پیس (۱۰ کلو) ۲۲۔۹۰ مارک

نیز بیاہ شادیوں کی دعوت کے لئے باورچی خانہ اور برتنوں کی سہولت بھی موجود ہے۔ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔

Choudry Asian Store
Schlesische Str - 5
D - 64521 Gross Gerau
Tel: 06152-58603

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Ring **: 0181-265-6000**

دفعہ بیان کر چکا ہوں۔ لیکن وہ مثال ہی ایسی عظیم ہے اور اس موقع پر ایسے چسپاں ہوتی ہے کہ بے اختیار اسے بار بار پیش کرنے کو دل چاہتا ہے۔ زار جب صاحب سطوت تھا، جب اس کا رعب بہت کثرت سے وسیع ممالک پر طاری تھا یہاں تک کہ سلطنت برطانیہ کے بعد اگر کوئی حقیقت میں سلطنت کہلاتی تھی تو وہ زار روس کی سلطنت تھی۔ اس کے زمانہ میں ایک دفعہ زار کسی بہت ہی اہم کام میں مصروف ہوا اور اس نے اپنے اردلی کو یا فوجی سپاہی کو بلا کر یہ تاکید کی کہ کسی کو بھی تم نے میرے کمرے میں نہیں آنے دینا خواہ کوئی بھی ہو کیونکہ میں اتنا مصروف ہوں کہ میں اس وقت کسی قسم کی دخل اندازی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس نے کہا درست۔ اور یہ کہہ کر، یہ بات سن کر وہ باہر دروازے کی حفاظت پر مامور ہو گیا۔ اب خدا تعالیٰ نے دیکھیں کیسے اس کی اطاعت کو عظیم نعمت کے، رحمت کے پھل لگائے، ایسی عظیم جزاء کے پھل لگائے اور ہمارے سامنے کیسا عظیم نمونہ اطاعت کے مضمون کا رکھ دیا اور اس کی گہرائی کو سمجھانے کے لئے یہ واقعہ آج مذہبی دنیا میں بھی بار بار دہرایا جا رہا ہے۔

ہر امیر کا کام ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں سے نرمی اور محبت اور عجز کا سلوک کرے اور ان کی خاطر نہیں بلکہ محض اللہ کی خاطر

بادشاہ کے یہ کہنے کے بعد جب وہ مصروف ہو گیا کام میں، تو بادشاہ کا ایک بیٹا، ایک شہزادہ، وہ اپنے باپ سے ملنے آیا تو وہ معمولی حیثیت کا سپاہی سامنے سینہ تان کے کھڑا ہو گیا کہ شہزادے آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں۔ اس کا تو غصے سے پارہ چڑھ گیا۔ اس نے کہا تم کون ہوتے ہو، تمہاری حیثیت کیا ہے۔ میں اپنے باپ سے ملنے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا آپ کے باپ ہوں یا نہ ہوں، اس سے بحث نہیں۔ مجھے حکم ہے کہ کسی شخص کو میں اندر نہ جانے دوں پس میں آپ کو اندر نہیں جانے دوں گا۔ اس پر وہ شہزادہ آپے سے باہر ہو گیا۔ اس نے اپنا کوڑا نکالا اور اس پر برسانا شروع کیا یہاں تک کہ کوڑنے مار مار کے اسے ادھ مؤا کر دیا۔ اس نے ہاتھ نہیں اٹھایا مگر اسی طرح چھاتی تانے سامنے کھڑا رہا۔ اس نے کہا شہزادے آپ مارنا ہے جتنا چاہے مار لیں مگر میں بادشاہ کی حکم عدولی نہیں کروں گا میں تمہیں نہیں جانے دوں گا۔ جب یہ شور سنا اور کوڑوں کے برسنے کی آواز اندر گئی تو بادشاہ باہر نکلا۔ اس نے کہا یہ کیا ہو رہا ہے۔ شہزادے نے کہا اے میرے باپ اس نے میری گستاخی کی ہے بہت بے ادبی کا سلوک کیا ہے۔ کیا ہوا؟ میں اندر آنا چاہتا تھا آپ سے ملنے کے لئے اور اس کمترین انسان کو دیکھیں میرے سامنے کھڑا ہو گیا کہ میں تمہیں اندر نہیں جانے دوں گا۔ بادشاہ جان کے بھولا بنا اور اس سپاہی سے پوچھا کہ بتاؤ یہ کیا بات ہے کیوں تم اس کو اندر نہیں آنے دیتے تھے۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت آپ کا حکم تھا۔ آپ کے حکم کی اطاعت کی خاطر میں نے یہ سب قربانی دی ہے۔ بادشاہ نے کہا اچھا یہ بات ہے، تو نے اسے بتایا تھا۔ اس نے کہا ہاں میں نے بتایا تھا۔ اس نے بیٹے سے کہا جب تم نے سنا تھا کہ بادشاہ کا حکم ہے تو تم نے کیوں نافرمانی کی۔ اس نے سپاہی کو نام لے کر مخاطب کیا اور کہا یہ کوڑا اٹھا اور اس بیٹے کو اسی کوڑے سے اسی طرح مار جس سے اس نے تجھے مارا تھا۔ اس پر شہزادے کی غیرت بھڑکی اور روس کا قانون اس کی مدد کے لئے آیا۔ اور اس نے بادشاہ سے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت یہ ملک روس کا قانون ہے کہ کوئی غیر افسر سپاہی اپنے افسر کو مار نہیں سکتا، جب کہ میں فوج میں ایک بڑا افسر ہوں اور یہ شخص ایک عام سپاہی ہے۔ اس لئے آپ کا قانون اس حکم کی، جو آپ نے حکم دیا ہے اس کی راہ میں حائل ہو رہا ہے۔ بادشاہ نے کہا ہاں قانون نہیں ٹوٹے گا۔ سپاہی کو مخاطب کر کے اسے فوج کا ایک بڑا رتبہ عطا کرتے ہوئے کہا۔ اے جرنیل یا اے کرنیل جو بھی تھا اس سانٹے کو اٹھا اور میرے بیٹے کو مار۔ اس پر شہزادے کو ایک اور قانون یاد آ گیا۔ اس نے بادشاہ سے کہا بادشاہ سلامت ایک یہ بھی قانون ہے کہ کوئی غیر شہزادہ کسی شہزادے کو نہیں مار سکتا۔ بادشاہ نے کہا ہاں اس قانون کا بھی احترام کیا جائے گا۔ اس نے کہا اے شہزادے! فلاں سانٹا اٹھا اور میرے بیٹے کو مار۔ چنانچہ اپنے سامنے اس نے اس بیٹے کو سانٹے لگوائے کیونکہ اطاعت کی عظمت کو وہ سمجھتا تھا اور اطاعت کی خاطر قربانی دینے والوں کی حفاظت کے لئے وہ کھڑا تھا۔

تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اللہ اس بادشاہ سے بھی کم اپنے غلاموں کی غیرت رکھتا ہے۔ خدا کی قسم خدا کے نام پر، اس کی اطاعت کی خاطر اپنی چھاتیاں تان دیں اور خدا کی خاطر اگر آپ کسی سے ناراض ہونگے یا کسی کی ناراضگی مول لیں گے تو ایک کوڑی کی بھی پرواہ نہ کریں۔ جو سانٹے آپ پر برسائے جائیں گے آسمان سے وہی سانٹے اس شخص پر برسائے جائیں گے جو محض اس لئے آپ کا دشمن ہوا ہے کہ آپ نے اطاعت کی خاطر اس سے دشمنی مول لے لی۔ ایسی الٰہی جماعت کو دنیا کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ دنیا کے بادشاہوں کی تو کوئی حیثیت نہیں۔ آج مرے اور کل دوسرا دن۔ لیکن اللہ کی بادشاہت تو دائمی ہے۔ اس سلطنت میں کبھی کوئی زوال نہیں آ سکتا۔ پس وہ امراء جو محبت سے جھکتے ہیں تو خدا کی خاطر جھکتے ہیں وہ امراء جو ناراض ہوتے ہیں اور ناراضگی مول لیتے ہیں تو ان پر بڑی بڑی طعن کی زبانیں دراز کی جاتی ہیں، ان کے خلاف اڈے بنائے جاتے ہیں محض اس لئے کہ انہوں نے رضائے باری تعالیٰ کی خاطر ایک کڑوا فیصلہ کیا ہے ان کو ان نافرمانیوں کی بھی، ان بدتمیزیوں کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے۔ خدا کی خاطر وہ ڈٹے رہیں اور یاد رکھیں کہ خدا کا وعدہ ہے "وتوکل علی العزیز الرحیم" کہ تو پھر اللہ پر توکل رکھ جو عزیز ہے۔ وہ غالب ہے اور فائق ہے ہر دوسری چیز پر۔ صاحب عزت و عظمت ہے اور رحیم ہے اور بار بار رحم فرمانے والا بھی ہے۔

تو تمام دنیا کے امراء جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں اگر وہ امارت کے ڈھنگ اختیار کریں گے تو یاد رکھیں کہ جماعت ایسے عظیم رشتوں میں منسلک ہو جائے گی جہاں جماعت کا ہر بڑا اپنے ماتحتوں کے لئے چھوٹا ہو جائے گا اور جماعت کا ہر چھوٹا اپنے افسروں کے لئے بڑا بن جائے گا۔ یہ وہ وحدت کا ایک نمونہ ہے جو اس دنیا میں توحید کی برکت سے پیدا ہو سکتا ہے ورنہ ناممکن ہے۔ پس وہ توحید جو ہم آسمان کی بلندیوں پر دیکھتے ہیں وہ ہماری خاطر نیچے اترتی ہے اور ہمیں ایک ایسے عظیم رشتے میں منسلک کر دیتی ہے کہ جہاں چھوٹا خدا کی خاطر بڑا ہو رہا ہے جہاں بڑا خدا کی خاطر چھوٹا ہو رہا ہے، اس سے زیادہ مساوات کا، اس سے اعلیٰ اور پاکیزہ مساوات کا کوئی تصور دنیا میں ممکن نہیں ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق یہ فرمایا اور پھر دیکھیں کیا فرماتا ہے "الذی یراک حین تقوم" اے میرے بندے تو میری خاطر لوگوں کو ناراض کرتا ہے پھر کیا ڈر ہے "توکل العزیز الرحیم" جس کی خاطر تو توکل کر رہا ہے "الذی یراک حین تقوم" وہ خدا جو تجھے دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے، اس کی نظر تجھ پر پڑ رہی ہوتی ہے ایک لمحہ بھی وہ تیرے حال سے غافل نہیں ہے۔ پس زار کو تو اس کی آواز ہو سکتا ہے نہ بھی پہنچتی، ہو سکتا ہے یہ واقعہ ایک فاصلے پر ہوتا اور اس کی نظر بھی نہ پڑتی بعد میں اس سے جو سلوک ہوگا اس کا بھی زار کو کچھ پتہ نہیں چل سکتا تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ہر حال تجھ پر کھڑا ہے۔ "سبحان من یرانی" کا مضمون ہے جو یہاں بیان ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر میں جو آپ بار بار سنتے ہیں "سبحان من یرانی، سبحان من یرانی" تو ایک صاحب عرفان کا کلام ہے جو جانتا ہے کہ ہر لمحہ میرے خدا کی مجھ پر نظر ہے۔ اس سے کوئی حال بھی میرا غافل نہیں۔ نہ میرا نہ ان لوگوں کا جو میرے ساتھ کوئی معاملہ کرتے ہیں پس فرمایا توکل اس ذات پر تو نے کرنا ہے جو ہمیشہ تجھ پر نگران کھڑا ہے اس کی پیار کی نگاہیں تجھ پر پڑتی ہیں بلکہ وہ اس حد تک تیرے حال سے واقف ہے "وتقلبک فی الساجدین" وہ سجدہ کرنے والوں میں تیرے تقلب کو بھی دیکھ رہا ہے۔ اب دیکھیں کتنا عظیم مضمون ہے جس کا پہلے مضمون سے کیسا حیرت انگیز تعلق ہے۔ تقلب کا یہ مضمون بعض مفسرین نے بلکہ اکثر نے یہ بیان کیا ہے کہ جب مومن سجدہ کرتے ہیں تو ان کے درمیان تیرا پھرنا اللہ دیکھتا ہے۔ کیونکہ تقلب کا ایک معنی ہے پھرنا۔ لیکن تقلب کا یہ معنی اس صورت حال پر اطلاق نہیں پاتا۔ سجدے کے وقت تو سب سے آگے سجدہ ریز محمدؐ رسول اللہ ہوا کرتے تھے۔ اس وقت آپ کے تقلب کا کیا مطلب۔ یہاں تقلب کا جو میں معنی سمجھتا ہوں وہ یہی ہے کہ آپ کا سجدے میں خدا کے حضور گریہ وزاری کے ساتھ کروٹیں بدلنا اور سجدے میں بے چینی سے جب انسان دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں ہوتا ہے جب لوٹتا پوٹتا ہے تو تقلب کا معنی ہی لوٹنا پوٹنا ہے۔ تو تیری بے قراریاں خدا کے حضور، سجدہ ریز لوگوں کے حضور، خدا کی نظر میں رہتی ہیں۔ پس چونکہ سجدے کا مضمون ہی چل رہا ہے اطاعت ہی کا مضمون چل رہا ہے تو فرماتا ہے کہ تیرے خدا کی تجھ پر اس وقت بھی نظر ہوتی ہے جب سجدہ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بے قرار سجدہ تیرا ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ اللہ کی محبت میں گوندھا ہوا اور اللہ کی محبت میں تڑپتا ہوا سجدہ تیرا سجدہ ہے۔ پس تقلب سے مراد وہ تڑپنا ہے سجدے کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نصیب تھا اور فرمایا تجھے پھر کیا پرواہ۔ میں تجھے دیکھ رہا ہوں، ہر حال میں دیکھ رہا ہوں اور تیرے تقلب پر بھی نظر ہے۔ جو دکھ تجھے پہنچتا ہے وہ سجدوں میں تو میرے حضور پیش کر دیتا ہے۔ تیری

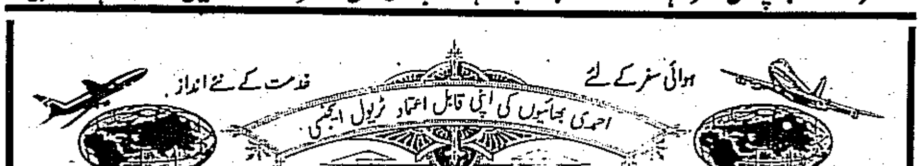

INDO-ASIA REISEDIENST

دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے

مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے
ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے

پی آئی اے کی خصوصی پیشکش

چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت

آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ، ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں

ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست
بھی موجود ہے آپ کی خدمت کے منتظر۔

منیر احمد چوہدری ——— عبدالسمیع

Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

بے قراریاں میری نظر کے سامنے رہتی ہیں۔ "انہ ھوالسمیع العلیم" جان لے کہ وہ بہت سننے والا ہے اور بہت جاننے والا ہے۔ تو نہ بھی کہتا تو وہ جانتا تھا۔ لیکن جب تو گریہ و زاری خدا کے حضور پیش کرتا ہے تو وہ سمیع علیم ہے۔ وہ سننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے۔

پس مومن اگر یہ رنگ اختیار کرنے کی کوشش کرے جو آقا کے رنگ ہیں یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رنگ تو اس کی اطاعت میں بھی رفعتیں ہیں، اس کے مطاع ہونے میں بھی رفعتیں ہیں۔ ہر حال میں وہ سربلند ہے۔ لیکن اس حالت میں سربلند ہوگا جب خدا کے حضور اس کا سر جھکا رہے گا۔ جب سجدوں میں تقلب نصیب ہوگا اور جب بنی نوع انسان کے سامنے اس کی انکساری خدا کی خاطر ہوگی نہ کہ نفس کی ذلت کی خاطر۔ اللہ کرے ہمیں یہ توفیق نصیب ہو اور جماعت کینیڈا کو بھی اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا فرمائے۔

اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے مگر میں ایک بات جماعت کینیڈا کو خصوصیت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس اطاعت کے مضمون کو سمجھ کر یاد رکھیں۔ میں سال ہا سال سے آپ کو تبلیغ کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ اور ہر طرح جس حد تک مجھے خدا نے توفیق بخشی بلند آواز سے بھی، آہستہ بھی، خطوں میں لکھ لکھ کر بھی، پیار سے بھی سمجھا کر، کبھی ناراضگی کا اظہار کر کے بھی آپ کو بتا رہا ہوں کہ دیکھو یہ زمانہ وہ آگیا ہے کہ جب تبلیغ کے تقاضے ہر دوسرے تقاضے سے بالا ہو گئے ہیں۔ اب قوموں کی تقدیریں پلٹنے کا زمانہ آگیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم وہ ہیں جن کے ہاتھوں میں قوموں کی تقدیروں کی باگ ڈور تھما دی گئی ہے۔ اگر ہم اس فریضے کو ادا نہیں کریں گے تو پھر اور کوئی کبھی اس فریضے کو ادا نہیں کرے گا اور اب تو دوسروں کی طرف سے آوازیں اٹھنے لگی ہیں۔ ابھی پرسوں کینیڈا کے ایک مخلص احمدی جو ابھی حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں مجھ سے ملنے آئے اور کہا کہ میں شکریہ بھی ادا کرنے آیا ہوں اور شکوہ بھی کرنے آیا ہوں۔ شکریہ اس بات کا کہ مجھے وہ نعمت نصیب ہوئی جس کے لئے میرا دل ہمیشہ بے قرار رہتا تھا اور ایک پیاس تھی جو بجھتی نہیں تھی۔ صرف احمدیت میں آکر وہ پیاس بجھی ہے۔ اور شکوہ اس کا کہ آپ لوگ پہلے کہاں رہے ہیں۔ کیوں ہم تک اپنی آواز نہیں پہنچائی۔ اس نے کہا آپ کو پتہ نہیں کہ لاکھوں روحیں ہیں میری طرح جو بے تاب ہیں۔ ان کے کان ترس رہے ہیں آپ کی آواز سننے کو اور آپ خاموش بیٹھے ہیں۔ کون اس کا ذمہ دار ہے۔ میں نے جس حد تک ممکن تھا سمجھانے کی کوشش کی مگر حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے آپ کو بھی آپ کے ساتھ مل کر ایک مجرم محسوس کر رہا تھا۔ جو حق تھا جیسا کہ حق تھا ہم نے ادا نہیں کیا۔

اور امر واقعہ یہ ہے کہ مغربی دنیا میں کینیڈا کو ایک خاص سعادت نصیب ہوئی ہے۔ جس کا ذکر میں ہمیشہ کرتا چلا آیا ہوں۔ ان لوگوں میں ایک بھولا پن ہے، ایک سادگی ہے جو باقی مغربی دنیا میں اس حد تک نہیں ہے۔ جرمن قوم کی بھی میں تعریف کرتا ہوں اور قوموں کی بھی اپنی خوبیوں کے لحاظ سے تعریف کرتا ہوں۔ لیکن ان کا ایک الگ انداز ہے سادگی اور بھولے پن کا جو اس قوم کا ایک خصوصی نشان بن چکا ہے۔ ان کو باوجود اس کے کہ یہ دنیاداریوں میں پھنس گئے ہیں اور دن بدن ان کی توجہات لذت کی پیروی میں منعطف ہو چکی ہیں۔ لیکن ابھی ان کے دل میں ایک پیاس موجود ہے اچھے ہونے کی، بھلائی کی، بنی نوع انسان کی خدمت کی۔ پس یہ قوم آپ کو بلا رہی ہے اور اگر آپ نے ان تک پہنچ کر ان کی اس طبعی پیاس کو نہ بجھایا تو پھر آپ خدا کے حضور کیا جواب دیں گے۔ آپ کوثر کے مالک تو بن بیٹھے مگر کوثر کی تقسیم کا حق ادا نہ کیا۔ پس آپ کی مثال تو ایسی ہی ہوگی جو زندگی کے چشمے پر قبضہ کر لے اور کسی کو اس سے سیراب نہ ہونے دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کوثر کا ساقی بنا دیا ہے اس ساقی بننے کے حق کو ادا کریں۔ اور چین سے نہ بیٹھیں جب تک آپ کینیڈا کی سعید روحوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف دعوت نہ دیں اور پھر ان کی تربیت نہ کریں، ان کو اپنائیں نہیں، ان کو پیار نہ دیں۔ یہ ایک اور مضمون ہے جس کا میں انشاء اللہ آئندہ کسی موقع پر ذکر کروں گا۔ سردست اتنا ہی پیغام دینا کافی سمجھتا ہوں۔ آپ کی وساطت سے چونکہ دنیا ساری براہ راست اس وقت اس خطاب کو سن رہی ہے اور کینیڈا کی جماعت کو یہ توفیق ملی ہے کہ یہ دوطرفہ تعلقات کے رشتے قائم کر دئے ہیں۔ اس لئے میں اس مبارک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک دفعہ پھر دعوت الی اللہ کی طرف آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ مختصرات

بدھ۔ جمعرات ۱۷ و ۱۸ جولائی ۱۹۹۶ء

ان دو دنوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۱۶۷ اور ۱۶۸ لیں۔

جمعہ ۱۹ جولائی ۱۹۹۶ء

معمول کے مطابق آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی مجلس سوال و جواب ہوئی۔ حضور انور نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

★ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام دونوں کے بارہ میں اسوہ حسنہ کے الفاظ آئے ہیں دوسری طرف درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالہ سے **کما صلیت** اور **کما بارکت** کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ کیا ان دونوں امور میں کوئی باہمی ربط اور تعلق ہے؟

★ غیر احمدی کہتے ہیں کہ جب ہم نے کلمہ پڑھ لیا ہے اور اسلام قبول کر لیا ہے تو بس ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل ہو جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ شفاعت سے اصل میں کیا مراد ہے؟

★ کہا جاتا ہے کہ ہر اہم معاملہ میں فیصلہ استخارہ سے کرنا چاہئے۔ انسان کو ہر روز بہت سے اہم فیصلے کرنے پڑتے ہیں جو فوری ہوتے ہیں۔ ان معاملات میں استخارہ کا کیا طریق ہے؟

★ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ دعوت الی اللہ کے لئے فصاحت و بلاغت کی بھی ضرورت ہوتی ہے، اس تعلق میں **یضیق صدری** کے جو الفاظ آتے ہیں ان سے کیا مراد ہے؟

★ تبلیغ سے خاموش رہنا اور خدا نے جو روشن علم عطا کیا ہے اس کو نہ پھیلانا یہ کتنا بڑا جرم ہے اور اس کی سزا کی کیا حد مقرر ہے؟

★ اقبال نے فلسفہ خودی پیش کیا ہے۔ بعض لوگ خودداری کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے عزت نفس (Self Respect) کا خیال رکھنے کا ذکر کیا ہے۔ ان تینوں باتوں میں کیا فرق ہے اور تکبر کی حدود کہاں سے شروع ہوتی ہیں۔

★ اگر کسی مرحوم کے ورثاء اس کی طرف سے قرض ادا کرنا چاہیں تو معلوم قرض تو وہ ادا کر سکتے ہیں جس قرض کا معین پتہ نہ چلے وہ کیسے ادا کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔

★ جب کسی گناہ پر انسان توبہ کرتا ہے تو اسے کیسے پتہ چلتا ہے کہ خدا نے اس کا گناہ معاف کر دیا ہے؟

★ دل کے مریضوں کی ایک تعداد ایسی بھی ہوتی ہے جن کے علاج کے دوران ان کا ذہن متاثر ہو جاتا ہے۔ اس خوف سے بعض مریض یہ وصیت کر دیتے ہیں کہ انہیں Intensive Care میں رکھ کر مزید علاج نہ کیا جائے، اس پر حضور کا کیا تبصرہ ہے؟

★ اگر ایلوپیتھی ادویات آپس میں مل جائیں تو تجزیہ سے ان کا پتہ چل جاتا ہے۔ اگر ہومیوپیتھی ادویات آپس میں مل جائیں تو کیا ان کا بھی پتہ چل سکتا ہے؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

★ ایک غیر از جماعت مولوی نے اعتراض کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام مرکب ہے اس لئے وہ سچے نبی نہیں ہو سکتے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

★ اسم اعظم سے کیا مراد ہے؟

★ جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے خواہ وہ یہودی گھر میں پیدا ہو، نیک فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب یہ بچہ فوت ہو جاتا ہے تو ہم اس کی نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھ سکتے؟

★ دور دراز علاقوں کے نواحمدی احباب جو مرکزی جلسوں میں شامل ہو کر تربیت حاصل نہیں کر سکتے ان کی تربیت کے لئے ہمیں کون کون سے طریق اختیار کرنے چاہئیں؟

★ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دونوں توام پیدا ہوئے تھے۔ ہر دو کے توام پیدا ہونے میں کیا حکمت ہے؟

★ قرآن مجید میں آتا ہے کہ رسول یہ فریاد کرے گا کہ لوگوں نے قرآن مجید کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ کیا یہ کہنا درست ہے کہ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں ہوئی بلکہ یہ واقعہ بعد میں مسیح موعود کے زمانہ میں ہونے والا تھا؟

★ کیا جانوروں اور نباتات بھی ارواح رکھتے ہیں؟

★ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو رنگین بنانا درست ہے؟ (جواباً حضور نے فرمایا کہ ہرگز درست نہیں۔ یہ بالکل غلط ہے اور میں نے سختی سے اس سے منع کیا ہوا ہے۔ تصنع اور بناوٹ میں حسن نہیں۔ حسن تو سچائی میں ہے۔ سچی بلیک اینڈ وائٹ تصویر میں جو حسن ہے کوئی اور بناوٹی تصویر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔)

★ پردہ کے بارہ میں ایک سوال اور اس کا مختصر جواب۔ (سوال کہ کیا عورتوں کا سر کو نہ ڈھانپنا درست ہے؟ فرمایا "بالکل نہیں یہ غلط بات ہے۔ تفصیلی وضاحت خطابات میں کی جا چکی ہے۔)

ہفتہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۶ء

حسب معمول سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بچوں اور بچیوں کی کلاس منعقد ہوئی۔ اس میں چند دعائیں سکھائی گئیں۔ حضور نے فرمایا کہ بچوں کو یہ دعائیں یاد کرنی چاہئیں۔

اتوار ۲۱ جولائی ۱۹۹۶ء

آج انگریزی دان احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں نائیجیریا، ساؤتھ افریقہ، تنزانیہ، غانا اور برطانیہ کے نمائندگان نے شرکت کی۔ حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

★ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی مسلمان تو ان سازشوں سے آگاہ ہیں جو اسلام کے خلاف کی جا رہی ہیں۔ غیر احمدیوں کو ان کا احساس نہیں۔ ان غیر احمدیوں کو اس خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے احمدیوں کو کیا کرنا چاہئے؟

★ ساؤتھ افریقہ کے مخصوص حالات میں ہماری تبلیغ کی Approach کیا ہونی چاہئے؟

★ تنزانیہ میں عیسائی یہ سوال کرتے ہیں کہ ایک طرف تو قرآن میں یہ ذکر ہے کہ شراب مسلمانوں کے لئے حرام ہے دوسری طرف یہ ذکر ملتا ہے کہ جنت میں شراب پیش کی جائے گی۔ اس کا کیا جواب ہے؟

★ کھیلوں کو تبلیغ کا ذریعہ کیسے بنایا جا سکتا ہے؟

★ بچوں کو ابتدائی حساب سکھانے اور کمپیوٹر سکھانے کے بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے؟

★ صحیح اسلامی جمہوریت (جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے زمانہ میں تھی) اور موجودہ مغربی دنیا کی جمہوریت میں کیا فرق ہے؟

★ مذہب اور کلچر میں کیا فرق ہے؟ کیا کلچر زیادہ طاقتور ہے؟

★ تنزانیہ میں عقیقہ بچی کی پیدائش پر نہیں بلکہ اس کی وفات پر کیا جاتا ہے۔ اس پر حضور کا تبصرہ؟

★ بچہ کی پیدائش پر دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جاتی ہے۔ اس کی حکمت اور فائدہ کیا ہے؟

سوموار، منگل ۲۲ و ۲۳ جولائی ۱۹۹۶ء

دونوں دنوں میں ترجمۃ القرآن کی علی الترتیب کلاس نمبر ۱۴۲ و ۱۴۳ منعقد ہوئیں۔ پہلے روز حضور نے سورہ النحل کی آیت نمبر ۱۲۸ و ۱۲۹ اور سورہ بنی اسرائیل کی آیات ۱ تا ۱۳ کا ترجمہ سکھایا۔ دوسرے روز کی کلاس میں سورہ بنی اسرائیل کی آیات نمبر ۱۴ تا ۲۵ کا ترجمہ اور تفسیری نکات بیان ہوئے۔

بدھ ۲۴ جولائی ۱۹۹۶ء

آج ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی کلاس نمبر ۱۶۹ منعقد ہوئی۔

جمعرات و جمعہ ۲۵ و ۲۶ جولائی ۱۹۹۶ء

جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے ملاقات پروگرام منعقد نہیں ہوا۔ ان دنوں میں بعض گذشتہ پروگرام پیش کئے گئے

(ع۔م۔ر)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۸۳)

لیلئم ٹگ، کیموملا اور سلفر کے استعمالات اور علامات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۵ مئی ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: (۱۵ مئی ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں لیلیَم ٹگ، کیموملا اور سلفر پڑھائیں اور ان کے خواص اور استعمالات بیان فرمائے۔

لیلئم ٹگ

(LILIAM TIG)

حضور نے فرمایا کہ پیچش ہو یا پیشاب جلن کے ساتھ آئے اس میں مرک کور میں شروع میں بھی تکلیف ہوتی ہے اور لگتا ہے کہ اجابت ہونے سے ریلیف ہوگا لیکن یہ جاری رہتی ہے۔ پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ نیٹرم میور میں شروع میں نہیں بلکہ بعد میں زیادہ ہوتی ہے۔ جب پیشاب نالی سے گزرتا ہے تو اس کو کاٹتا چلا جاتا ہے اس لئے بعد میں پھر جلن باقی رہتی ہے یہی بعد میں جلن والی علامت لیلیَم ٹگ میں زیادہ ملتی ہے۔ سلفر، نیٹرم میور اور مرک کور کے درمیان کراس سمجھ لیں۔ کچھ ساتھ بھی ہوتی ہے لیکن بعد میں دیر تک اس کی جلن پیچش میں بھی اور پیشاب میں بھی رہتی ہے۔

اس میں ذہنی تکلیفیں بہت ہیں۔ خاص طور پر اگر کوئی مذہبی خیال ذہن میں جم جائے تو جنون کی حد تک بیٹھ جاتا ہے، ان کے دماغ میں کیڑا پل جائے کہ میں فلاں چیز ہوں تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ کئی دفعہ سمجھاتے ہیں پھر وہ کہتے ہیں ہاں سمجھ آگئی ہے، پھر دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ لیلیَم ٹگ جیسی بیماری ہے۔ اور اس کے ساتھ ڈپریشن بھی ہوتا ہے۔ اداسی بھی ہوتی ہے۔

اس کے مریض Illogical ہوتے ہیں۔ بڑی فضول بحثیں کرتے ہیں۔ بہت ہی نامعقول۔ مستقل طور پر سنجیدہ بے وقوفوں کی بات نہیں ہورہی۔ یہ جو عام طور پر نوجوان بچیوں میں بعض دفعہ آ جاتی ہے۔ کسی وجہ سے تکلیف کی وجہ سے ضد میں آ جائیں تو جان بوجھ کے، پتہ بھی ہے کہ یہ غلط بات ہے، پھر بھی وہ دلیل دیتے چلے جائیں گے۔

ڈائٹنگ کے مارے ہوئے مریض اکثر اس بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جو زیادہ شدید ڈائٹنگ کریں ان کے ہاں Sense of Logic ختم ہو جاتی ہے۔ اکثر تو عارضی طور پر ہوتی ہے لیکن ڈائٹنگ کے جو مستقل اثر اعصاب پر پڑ جاتے ہیں وہ پھر ٹھیک نہیں ہوتے۔ ساری عمر کے لئے ایک مصیبت ہے۔ اس کے اندر جو جنسی امراض ہیں ان میں Excitability ہائیوسیمس کی طرح کی پائی جاتی ہے۔ گرمی کے احساس کے لحاظ سے مزاج پلسٹیلا سے ملتا ہے۔

سر درد عموماً ماتھے پہ سامنے حصے پر رہتی ہے اور آنکھوں میں بھی Vision کی کمزوری بعض دفعہ ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ہلکا مدہم پڑ جاتا ہے۔ بعض دفعہ اس میں سائے سے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ماتھے کے سامنے والے حصے کے درد اور آنکھوں کا تعلق یہ لیلیَم ٹگ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ آنکھوں میں انفلیمیشن بھی ہو جاتی ہے پرانے انفلیمیشن کی وجہ سے خلیے بھر جاتے ہیں اور پھر مستقل سوجے رہتے ہیں۔

اس کی پیچش مرک کور سے بہت ملتی ہے۔ اس میں ایک چیز مرک کور سے کچھ زائد بھی ہے۔ جب بھی تکلیف ہوتی ہے، کچھ نہ کچھ اجابت موجود ہوتی ہے باہر نکالنے کے لئے۔ لیکن اس میں خالی پیٹ بھی، جبکہ کوئی سٹول نہیں ہیں ہر وقت یہ احساس ہے کہ سٹول ہیں۔ اس کو نکالنے کی کوشش کرے گا۔ خالی ہوگا پیچ پڑے گا اور پھر واپس آ جائے گا۔ یہ مخصوص علامت ہے لیلیَم ٹگ کی۔

مینسٹرل علامتیں یہ ہیں کہ کم ہوتے ہیں۔ اور چلنے پھرنے سے جاری ہوتے ہیں۔ آرام کریں تو ہٹ ہی جاتے ہیں۔ دل کی تکلیف میں اس کی جو نمایاں علامت ہے وہ کیکٹس سے ملتی ہے۔ کیکٹس کی نمایاں علامت دل کی تکلیف میں یہ ہے کہ یوں جس طرح اچانک مٹھی میں آ جائے۔ جکڑا جائے، جسے جاپھا پڑنا کہتے ہیں۔ یہ علامت کیکٹس کی بڑی نمایاں ہے اور اس میں بھی پائی جاتی ہے۔

کیموملا

(CHAMOMILLA)

کیموملا ایک ایسی دوا ہے جو عموماً بہت سخت غصیلے بچوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اور ایسا بچہ جس کا پارہ آسمان سے باتیں کرنے لگتا ہے۔ اس کے لئے کیموملا اچھی ہے۔ کیموملا کا بچہ بیماریوں میں بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کو آپ جس طرح بھی چاہیں بہلانے کی کوشش کریں اس کا غصہ کم نہیں ہوتا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ کیموملا کا مریض درد واقعتاً بہت محسوس کرتا ہے اور اس کی تکلیف عام لوگوں میں جتنی محسوس ہوتی ہے اس سے بہت زیادہ کیموملا میں محسوس ہوتی ہے۔ کیموملا کی ۱۰۰۰ میں ایک خوراک اس بچے کو فوری فائدہ پہنچاتی ہے اور ایک تو احساسات نارمل ہو جاتے ہیں دوسرے دوسری دواؤں کو کام کا موقع مل جاتا ہے۔ یہ بات آپ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے۔ اگر کوئی موڈ مریض کے سر پہ سوار ہو تو جب تک موڈ نارمل نہیں کریں گے آپ اس وقت تک جو عام دوائیں ہیں، جو فائدہ دینا چاہیں وہ ویسا فائدہ نہیں پہنچاتیں۔ کیونکہ سارے جسم کی توجہ ایک خاص طرف ہوئی ہوئی ہے اور جو انسانی ردعمل ہے وہ اندرونی توجہ کو چاہتا ہے۔ پس مزاج اگر غیر معمولی طور پر برہم ہو یا اور کوئی مزاج میں یکطرفہ رجحان پایا جائے تو بہتر طریق علاج یہ ہے کہ پہلے رجحان کی دوا دیں۔ اس کو Normalise کرنے کی کوشش کریں۔ یہ اس صورت میں ہے اگر لمبی بیماریاں ہوں۔ اگر فوری ہوں تو بعض دفعہ فوری طور پر رجحان درست کئے بغیر اگر کوئی دوا ملتی ہے تو دینی پڑتی ہے۔

کیموملا کی Over Sensitiveness (غیر معمولی حساسیت) آپ کو میں بتا چکا ہوں اس کے ساتھ Twitching Jerking مسلز کا پھڑکنا یہ سارا اعصابی بےچینی کا مظہر ہوتا ہے۔ ہمیشہ نہیں بعض دفعہ دوسری وجوہات سے بھی ہوتا ہے۔ لیکن اکثر اعصابی بےچینی ہو تو ان چیزوں کا زیادہ امکان ہے کہ جسم میں جگہ جگہ بےچینی ہو، پٹھے پھڑکیں، شکنجے پڑیں اور عضلاتی نظام بھی درہم برہم ہو۔ اعصاب کا نظام بھی۔ اس دوا میں ان باتوں کے علاوہ کافیا، نکس اور اوپیم سے بھی کچھ مشابہتیں پائی جاتی ہیں۔

بچے جب معمولی تکلیفوں سے بخار وغیرہ میں بھی Stiff ہو جائیں اور Convulsions بھی شروع ہو جائیں ان میں نکس وامیکا کام آتا ہے۔ اوپیم بھی کام آتا ہے، کیموملا اور کافیا بھی۔

بچوں کی پیچش جو سبز رنگ کی ہو سلائمی، جیسے گھاس کتر کے ڈالا گیا ہو تو کیموملا اس کی بہت اچھی دوا ہے۔ بچوں کی پیچش میں اگر رنگ سبز ہو اور مزاج تیز ہو تو کیموملا۔ ورنہ اپی کاک اس میں بہت اچھی ہے۔ اپی کاک کے سٹولز کی علامتیں کیموملا سے ملتی ہیں۔ لیکن مزاج کا بہت نمایاں فرق ہے۔ اپی کاک کے ساتھ اگر گرمیاں ہوں تو ایکونائٹ ملا دینا چاہئے۔ یہ مل کے پیچش کی بہت طاقتور دوا بن جاتی ہے۔ بعض دفعہ گرمی کی اچانک پیچش ہوتی ہے جس میں خون ہی خون بہنے لگ جاتا ہے۔ وہ ایکونائٹ کی خاص علامت ہے۔ اور خوف بھی ہوتا ہے۔ پس اگر غصہ ہو تو کیموملا اور خوف بھی ہو تو ایکونائٹ اور اپی کاک کے ساتھ ایکونائٹ ملایا جائے تو وہ بھی اچھا ہے۔ نمایاں خوف کا انتظار کئے بغیر اگر ملا دیا جائے تو وہ زیادہ مفید ہے۔ خالی یعنی اکیلی اپی کاک سے بھی زیادہ مفید ہے۔

کیموملا میں ایک بات یہ ہے کہ اکثر دردیں گرمی سے آرام پاتی ہیں۔ سوائے دانتوں کے اور چہرے کے اعصاب کے اور جبڑوں کے مسلز کے۔ یہ اس کی خاص علامت ہے۔ اس کے Convulsion کو بھی ٹکور سے آرام ملے گا۔ ٹھنڈ سے نہیں ملے گا۔ لیکن جو دانت کا درد ہے اور جبڑے کے اعصابی درد ہیں ان کو ٹھنڈ سے آرام ملتا ہے گرمی سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

اس کی جو مستقل مزاجی علامتیں ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ اچانک کبھی غصہ آ جائے یا ایک دم پارہ چڑھ جائے۔ جو مستقل علامتیں ہیں وہ فراخ دلی کی کمی ہے۔ بعض لوگ گھٹیا چھوٹا دل رکھتے ہیں۔ وہ کسی کی چھوٹی سی بات کو بھی نظرانداز نہیں کر سکیں گے۔ کچھ کمینگی بھی اس کو کہہ سکتے ہیں۔ وہ اگر خساست میں پائی جائے تو یہ کیموملا کی علامت ہے اور اسی لئے کیموملا کے غصے والا گھٹیا ہو جاتا ہے کیوں اس کی بنیاد میں یہ بات داخل ہے۔

کانوں میں ہر طرح کی آوازیں، شور اور پٹاخے وغیرہ بجتا۔ ہوا کا جہاں تک تعلق ہے یہ مریض ہوا کو پسند کرتا ہے۔ کھلی ہوا میں رائیڈ کرنا تیز جانا، لیکن کان ہوا کے لئے بڑے حساس ہیں۔ یہ صرف ہوا سے کان کی حفاظت چاہتا ہے ورنہ چہرہ ٹھیک ٹھاک ہے۔

اس کے دانتوں کے درد کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ دن کو یہ درد غائب ہو جاتا ہے اور رات ہی کو آتا ہے پھر۔ تو ایسا دانت کا درد جو رات کو پھیرا مارنے والا ہو اس میں کیموملا خصوصیت سے یاد رکھنی چاہئے Insulation of the gums یہاں تک کہ Abscess کا خطرہ ہو۔ ایسی Swelling انفلیمیشن Gums کی ہو مسوڑھے اکثر سوج جاتے ہیں۔ بےاحتیاطی جو لوگ کرتے ہیں، زیادہ صفائی نہیں رکھتے۔ بچوں میں، ہر جگہ، ہر عمر میں یہ بیماریاں ملتی ہیں۔ لیکن اگر مستقل Abscess بننے کا خطرہ ہو تو اس میں کیموملا کو یاد رکھنا چاہئے اس کی Aggravation اکثر ساری رات سے نہیں بلکہ رات کے پہلے حصے سے تعلق رکھتی ہے۔

گلے کی تکلیفیں، Spasm، Soar Throat یہ سب چیزیں اگر غصے کے ساتھ اکٹھی ہو جائیں پھر کیموملا گلے کی بہترین دوا ہے۔

کافی اور کیموملا ایک دوسرے کو اینٹی ڈوٹ بھی کرتی ہیں۔ اگر کافی زیادہ پینے سے نیند اڑ جائے تو میں نکس وامیکا دیتا تھا۔ مفید ہے۔ لیکن پورے کے پورے کافی کے بداثرات کو ہٹانے کے لئے کیموملا مفید ہے۔ اسی طرح کیموملا کے بداثرات کو مٹانے کے لئے ہومیوپیتھی میں کافی کی ڈوز مفید ہے۔

گندے انڈوں کی بو والی گیس اگر پیدا ہو۔ بعض دفعہ ڈکاروں میں بھی بو آ جاتی ہے، تو اس میں کیمومیلا بیان کیا جاتا ہے کہ اچھی ہے۔ میں نے کبھی تجربہ نہیں کیا۔

مارفین کا استعمال دردوں کے لئے اکثر ہوتا رہتا ہے۔ خاص طور پر پہلے دل کے دوروں میں تو ضرور دیا کرتے تھے۔ اس کا جو بعد کا اثر ہے اس میں الٹیاں آتی ہیں۔ اس میں کیموملا بہت مفید ہے۔ خاص طور پر ایلوپیتھک ڈاکٹر اکثر مارفین استعمال کرتے رہتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کیموملا کی شیشی ساتھ رکھا کریں۔

اس کی جو پیٹ کی دردیں ہیں اس میں دوہرا ہونے کا رجحان مریضوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ بات کولوسنتھ میں بھی ملتی ہے۔

بعض دفعہ عورتوں کو مینسز میں Clots نہیں چھیچھڑے سے آتے ہیں اور کئی مریضائیں ایسی مجھ سے علاج بھی کرواچکی ہیں۔ بعض اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میوکس ممبرین کا ٹکڑا کٹ کر ساتھ آیا ہو۔ اس میں کیموملا بہت اچھی دوا ہے۔ بلکہ اس خصوصی مرض سے اس کا گہرا تعلق ہے۔

بچے کی پیدائش کے بعد اگر ہیمرج ہو جائے تو اس میں بھی کیموملا کو یاد رکھنا چاہئے۔

جو ماں دودھ پلاتی ہے اس کو اگر دودھ پلاتے ہوئے اپنے جسم کے کسی حصے میں تشنج ہو جائے تو کیموملا کو یاد رکھیں۔ عام طور پر فوری اثر دکھاتی ہے۔ ایسی بیماری میں۔ بہت شاذ کا معاملہ نہیں ہے کئی دفعہ عورتیں شکایت کرتی ہیں۔ ایسے وقت کبھی یہاں

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau .
Germany
Tel: 06152-39832

اینٹھن ہوگئی۔ کبھی ٹانگوں میں کبھی گردن کے پیچھے کیمومِلا کی ایک دو خوراکیں دیں وہ بچے کے لئے بھی مفید ہوگی۔

بعض دفعہ اگر بچے کو دوا دینی ہو تو ماں کو دے دی جائے جو دودھ پلاتی ہے تو بچے کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ بعض دفعہ نہیں بھی پہنچتا۔ اس لئے پھر بچے پر براہ راست ٹرائی کریں۔

بچہ سوتے میں کھانستا ہے یا غصہ آنے پر ضرور کھانستا ہے اس میں کیمومِلا بہت اچھی ہے۔ اگر کالی کھانسی کے مریض بچہ کا مزاج غصے والا ہو اس میں کیمومِلا کام کرے گی۔ لیکن بعض دفعہ اس کے بغیر بھی بعض موسمی کھانسیوں میں اثر دکھاتی ہے۔

اس میں بھی ڈراؤنی خوابیں Anxious Dreams ہیں لیکن رات کے شروع کے حصے میں۔

سلفر

(SULFUR)

چند جگہوں پر اس کا اثر بہت ہی گہرا اور نمایاں ہے۔ اس کے Hitpoints میں ایک لنگز، ایک جگر اور ایک جلد۔ یہ تین نمایاں اس کے Hitpoints ہیں۔ بڑی شدت سے ان چیزوں کو متاثر کرتی ہیں۔ اور تیسری چیز وریدیں۔ جو نیلے خون کی رگیں ہیں ان کو وریدیں کہتے ہیں۔

ہومیوپیتھک میں اسی Venous سسٹم کو پورٹل سسٹم بھی کہا جاتا ہے۔ پورٹل کا تعلق تو غالباً جگر سے ہے۔ لیور بھی گندے نیلے خون کو لنگز کی طرف اور دل کی طرف منتقل کرتا ہے۔ پہلے دل کی طرف پھر لنگز کی طرف۔ یہ جو نظام ہے اس کا نام وینس سسٹم رکھ لیں یا پورٹل سسٹم رکھ لیں۔ وینس سسٹم میں پورٹل سسٹم کی چوٹی کی دوا سلفر ہے۔

جلدی امراض اور گلینڈولر، جن میں سب سے زیادہ جگر کی اور خنازیری علامتیں بھی گلینڈز سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور لنگز اور ان کے لمبے بداثرات سے یا اچانک ان کے تیزابی مادوں زہریلے مادوں سے دماغ پر اثر پڑ جائے اس کا بھی سلفر علاج ہے۔ ہومیو پیتھک میں اونچی طاقت میں سلفر دی جائے تو بڑی سٹرانگ اینٹی بائیوٹک ہے مگر الٹی طرح کام کرتی ہے۔ براہ راست مریض کے جراثیم پر حملہ نہیں کرتی بلکہ جسم میں اس جراثیم کی موجودگی کا احساس دلاتی ہے۔ اور پھر جوابی حملہ کرتی ہے اور اس لحاظ سے Chronic Diseases میں یا سیپٹک Infectious Diseases میں وقتاً فوقتاً سلفر کی ضرورت رہتی ہے۔ باوجود اس کے کہ سلیشیا گرمی سردی کے اثرات کے لحاظ سے ایک مختلف بلکہ متصادم مزاج رکھتی ہے۔ اس کے باوجود سلیشیا اگر کسی مریض کو دے رہے ہیں آپ، تو کبھی کبھی سلفر ۲۰۰ کی ہفتے میں ایک دو دفعہ خوراک دی جائے تو سلیشیا کے اثر کو دوبارہ پیدا کر دیتی ہے۔ اور صرف سلیشیا کے ہی نہیں بلکہ دوسری دواؤں سے بھی اس کا یہی سلوک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بنیادی طور پر دفاعی نظام کو بیدار کرنے میں عمومی بیداری کرنے میں، اس کو Boost دینے میں سلفر بہت اچھی دوا ہے۔

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as: Immigration & Nationality. Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

یہ نشے کا توڑ ہے اور نشے کا توڑ ہونا اس کی ذات میں گہرا پایا جاتا ہے۔ اس لئے ڈرگ ایڈکشن میں بھی اس کی کوئی شکل ضرور کام آنی چاہئے۔ جہاں تک شراب کے نشے کا تعلق ہے جرمنی میں سوال و جواب کی ایک مجلس میں، وہاں ایک مشرقی جرمنی کے دوست تھے، بڑی عمر کے نسبتاً ۵۰، ۶۰ سال کے لگ بھگ ہوں گے۔ لڑکھڑاتے ہوئے مائیکروفون پر آئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ الکوحلک ہیں اور اتنے خطرناک الکوحلک ہیں کہ کوئی علاج ان کے کام نہیں آیا۔ ان کو میں نے سلفیورک ایسڈ بتایا کہ ایک قطرہ ایک گلاس پانی میں حل کر کے روزانہ دن میں تین دفعہ استعمال کریں۔ وہی ایک گلاس کا پانی تین خوراکیں بنا کر۔ اور اس کے دو تین دنوں کے بعد مجھے تو یاد نہیں رہا تھا، ایک احمدی دوست جو ان کے واقف تھے ان کو ایسٹ برلن سے لے کر آئے تھے۔ ان کا خط آیا کہ وہ بالکل شفایاب ہوچکے ہیں۔ چند دن کے اندر اندر ان کی کایا پلٹ گئی۔ شراب ہی سے نفرت ہوگئی۔ یہ میں اس لئے واقعہ بتا رہا ہوں کہ اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ سلفر کا عادات سے تعلق ہے۔ اس لئے ضروری نہیں کہ ہر دفعہ جب دوا اثر کم کردے، اور پہلے اثر دکھا چکی ہو، اس میں آپ اس کی طاقت ہی بڑھائیں، بعض دفعہ زیادہ بڑھانے سے پھر وہ کام نہیں کرتی۔ یہ طاقتوں کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے۔ اب تک اس پہ ہومیوپیتھی میں بہت کام ہونے والا ہے۔ یہ میں نے دیکھا ہے کہ ۳۰ طاقت میں کام کر رہی ہے ۲۰۰ میں دیں گے تو بعض دفعہ کام نہیں کرتی۔ بعض دفعہ کام کرتی ہے لیکن ہر ایسی دوا جو فائدہ پہنچا چکی ہو اگر بیچ میں سلفر Introduce کریں گے تو اچانک وہ دوبارہ فائدہ پہنچانا شروع کردے گی۔ جسم کی عادت سے اس کا تعلق ہے۔ عادت کو توڑتی ہے۔

آرسنک کا ایک مزاج میں نے بتایا تھا۔ نفیس اور صاف ستھرا۔ آرسنک کا مریض چھڑی کو بھی سیدھا رکھے گا۔ اگر کوئی اسے ٹیڑھا کردے تو ایک دم اسے ٹھیک کردے گا۔ اسے کہتے ہیں آرسنک کا مریض۔ لیکن سلفر کا مریض جو ہے اس کے ساتھ اس کی ایک تو درہم برہم ہے ہر چیز۔ دوسرا نہانے سے نفرت اور اس پہلو سے اس کا مزاج اوپیم سے ملتا ہے۔ افیمی کو بھی نفرت ہے پانی سے، نہانے سے اور سلفر کو بھی ہے۔ اگر گہرا مزاج سلفر کا کسی میں ملے تو سلفر اتنی وسیع اثر دوا ہے کہ اس کی اکثر بیماریوں میں یہی دوا پھر کافی ہو جائے گی، لیکن اگر مزاج ملتا ہو۔

اور دوسرا Filthy ہوتا ہے۔ بدبوئیں جسم سے اٹھتی ہیں۔ بغلوں میں پسینہ بدبودار۔ پاؤں کا پسینہ بدبودار۔ جرابیں ایک دفعہ پہن کر ایسی بدبو چھوڑتی ہیں کہ اگر کسی آرسنک کے مریض کا سجدہ سلفر کے مریض کے پاؤں میں آئے تو مارا جائے، ناقابلِ برداشت چیز ہے۔

اس لئے یہ علامتیں مستقل ہیں۔ ایک دو علامتوں سے مریض نہیں پہچانا جاتا۔ گروپس ہیں اکٹھے گروہ ہیں علامتوں کے یہ جب اکٹھے پائے جائیں تو مریض پہچانا جاتا ہے۔ اور ایک دفعہ مریض پہچانا جائے تو یا اس کی اکثر بیماریوں میں یہی دوا کافی ہوگی۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ ضروری نہیں ہوا کرتا کہ ہر مزاج کی دوا ہر بیماری میں مؤثر ہو۔ اس مزاج کے مریض کو بعض دفعہ بعض اور بیماریاں ہوتی ہیں۔ تو سلفر کا مریض ہو تو سلفر دیں کچھ نرمی آجائے گی۔ کچھ زائد تکلیفیں ہٹ جائیں گی۔ جو رہ جائے گا پھر اس کا علاج آسان ہو جائے گا۔

غزل

تجھ سے ہٹ کر نظر نہ جائے کہیں
آگے کوئی سفر نہ جائے کہیں
اپنا بے باک ہو کے یوں تکنا
ہمیں بدنام کر نہ جائے کہیں
تیرے در تک ہیں راستے سارے
آگے پھر رہگزر نہ جائے کہیں
جس کا میں منتظر ہوں صدیوں سے
اب وہ لمحہ گزر نہ جائے کہیں
تجھ سے بچھڑے تو میرا دل جاناں!
ٹوٹ جائے بکھر نہ جائے کہیں
اس قدر پیار کے نتیجے میں
تیرا مجنوں ہی مر نہ جائے کہیں
ایک لمحے کو تو بسے دل میں
"اور پھر عمر بھر نہ جائے کہیں"
اس لئے دور دور رہتا تھا؟
میری قسمت سنور نہ جائے کہیں
رات بھر مانگ کر لیا ہے منیب
روٹھ وقت سحر نہ جائے کہیں

(احمد منیب)

آپ کے ملک کے ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

باالعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA پر کیجئے اور عام کرایہ سے دس فیصد رعائت پر ٹکٹ حاصل کیجئے مثلاً

فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۱۱۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۵۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۳۵۰ مارک

فیملی کے لئے اس کرایہ میں مزید ۱۰ فیصد رعائت دی جائے گی۔

جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں پی۔ آئی۔ اے کے ٹکٹ کی فروخت کے لئے سب ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں۔

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX: 0674/881258 (Irfan Khan)

وقت کے ساتھ ساتھ ہر شعبہ میں جماعت ترقی کر رہی ہے اور یہ ترقی ہمارے لئے عجز کا سامان کرنے کا موجب ہے۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ سرے) (۲۱ جولائی) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جلسہ سالانہ برطانیہ کے انتظامات کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر رضاکاران سے خطاب سے قبل حضور ایدہ اللہ نے مکرم آفتاب احمد خان صاحب (امیر برطانیہ) مکرم عبدالباقی ارشد صاحب (افسر جلسہ سالانہ) و دیگر ناظمین کے ہمراہ جلسہ گاہ اور اسلام آباد میں قائم دیگر مختلف انتظامات کا معائنہ فرمایا اور موقعہ پر ضروری ہدایات سے نوازا۔ بعد ازاں اس جگہ تشریف لائے جہاں رضاکاران باقاعدہ نظم و ضبط کے ساتھ اپنے اپنے ناظم کے پیچھے شعبہ وار لائنوں میں ایستادہ تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے جملہ ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور ان سے مختلف امور پر مختصر گفتگو فرمائی۔ پھر سٹیج پر تشریف لائے جہاں تلاوت قرآن کریم اور انگریزی ترجمہ کے بعد حضور انور نے انگریزی زبان میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں پھر ایک دفعہ جلسہ کے انتظامات کے آغاز کے لئے اکٹھا ہونے کا موقع دیا۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آج ہی کام شروع ہوا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کام اس مقام تک پہنچ گیا ہے کہ تمام انتظامات مکمل ہیں کیونکہ رضاکاران کی ایک تعداد سارا سال اگلے جسلہ کے انتظامات کی تیاری میں مصروف رہتی ہے۔ اس تقریب کا مطلب یہ ہے کہ یہ انتظامات کی تکمیل کا دن ہے۔

حضور نے فرمایا کہ تمام دنیا میں احمدی رضاکاران ایک ایسی روح اور جذبہ کے ساتھ آراستہ ہیں جو منفرد اور ممتاز ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پاکستان کے ایک تجربہ کار ریٹائرڈ آرمی آفیسر نے بتایا کہ انہوں نے جماعت کے رضاکاران میں جو جذبہ دیکھا ہے وہ ان کے لمبے فوجی ملازمت کے عرصہ میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ حضور نے فرمایا کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ جذبہ کمزور ہونے کی بجائے بڑھ رہا ہے اور ہر شعبہ میں جماعت ترقی کر رہی ہے۔ یہ ترقی ہمارے لئے عجز کا سامان کرنے کا موجب ہے۔ حضور نے بتایا کہ انتظامات جلسہ میں ہر سال بہتری ہو رہی ہے۔ جہاں تک کام کی کوالٹی کا تعلق ہے تمام برطانیہ سے رضاکاران یہاں آتے ہیں اور بغیر کسی قسم کے تفاخر یا اظہار کے خاموشی سے کام کرتے ہیں گویا انہیں کسی نے دیکھا نہیں۔ لیکن میں انہیں یاد دلاتا ہوں کہ دین کے لئے ان کے کام کے ہر منٹ کو نوٹ کیا جارہا ہے اور وہ سب کچھ اس ذات کی نظر میں ہے جس کی نظر میں آنا ہی اصل اجر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی خدا کی خوشنودی اور اس کی رضا کو پیش نظر رکھے بغیر کوئی کام کرتا ہے تو وہ کام ضائع ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انسانی فطرت ہے کہ جب وہ کوئی اچھا کام کرے تو وہ چاہتا ہے کہ لوگ اسے دیکھیں۔ احمدیوں میں یہ تربیت ہے کہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان کی مذہبی لیڈر شپ اسے دیکھتی ہے یا نہیں لیکن اس سے بھی بڑھ کر اصل چیز یہ ہے کہ خدا کی پیار کی نظر ہم پر پڑتی ہے یا نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ تعریف کا ہونا تو لازمی امر ہے لیکن اصل تعریف وہی ہے جو خدا کی طرف سے ہو اور یہ بھی الحمدللہ کا ایک مطلب ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خدا سے تعریف پانا اجر کا آغاز ہے جو اس دنیا میں شروع ہو کر اگلی دنیا تک جاری رہتا ہے۔ اللہ آپ پر، ہم سب پر رحم فرمائے۔ تمام احمدی اور وہ بھی جو ابھی احمدی نہیں ہیں وہ بھی میری دعا میں شامل ہیں۔ دنیا مر رہی ہے اور اسے اس زندگی کے پانی کی ضرورت ہے جو ہم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانے میں آگے جاری فرمایا۔

حضور نے خطاب کے آخر پر دعا کروائی اور پھر ملحقہ مارکی میں جملہ ناظمین کے لئے چائے کا انتظام تھا جس میں ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ بھی کچھ وقت کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ اس موقعہ پر پاکستان اور بعض دیگر ممالک سے آئے ہوئے خصوصی نمائندگان بھی موجود تھے۔

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ہر جمعہ کے روز اردو میں اور ہر اتوار کے روز انگریزی میں سوالات کے جوابات بیان فرماتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو سوال انگریزی یا اردو میں لکھ کر بذریعہ ڈاک یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام لندن بھجوا دیں ۔ انشاء اللہ اولین فرصت میں وہ سوالات حضور انور کی خدمت میں پیش کر دئے جائیں گے۔

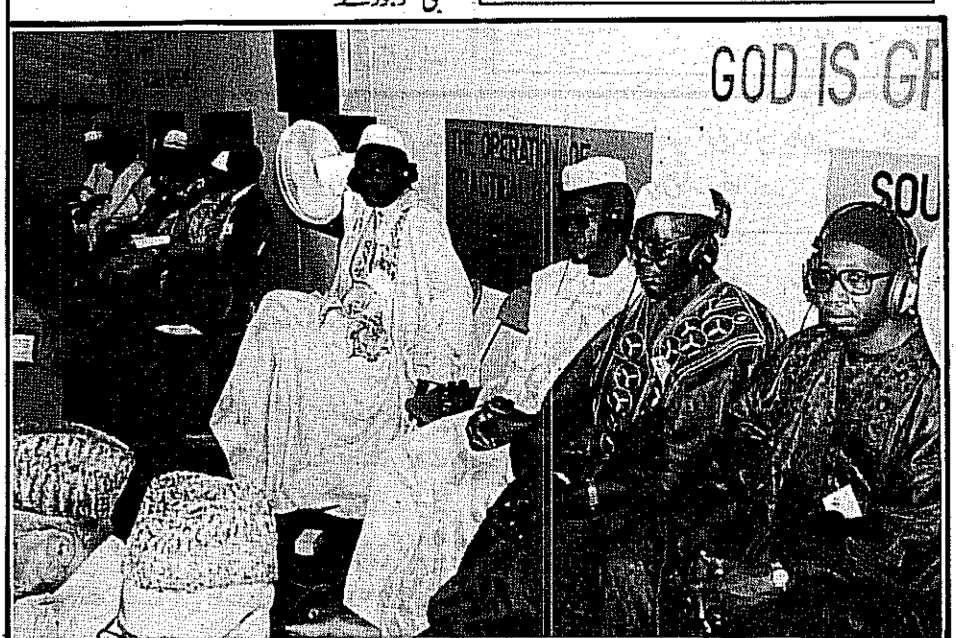

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۶ء کے موقع پر سٹیج پر تشریف رکھنے والے بعض معزز مہمانان

دانشوروں کی باتیں

پاکستان میں معاشرے کے کینسر کا ناسور پک چکا ہے

پاکستان کے ایک کالم نگار ڈاکٹر صفدر محمود لکھتے ہیں:

"ہماری بدقسمتی ہے کہ معاشرے سے خوف خدا بھی ختم ہو چکا ہے اور قانون کے تقدس کا تصور بھی دم توڑ چکا ہے۔ ان حالات میں انسان کو قانون شکنی سے کون سی طاقت روک سکتی ہے؟ انسان معاشرے کے رجحانات اور مجموعی فضا سے متاثر ہوتا ہے۔ بظاہر با اثر اور بڑے لوگوں کی تقلید کرتا ہے اور ہوا کے رخ کے مطابق چلتا ہے۔ جب معاشرے میں آوے کا آوا ہی بگڑ جائے، بڑوں چھوٹوں کی لوٹ مار کی کہانیاں زبان زد عام ہوں، سڑکوں سے لے کر محلات تک قانون کو پاؤں تلے روندا جا رہا ہو، لاقانونیت کی آندھی چل رہی ہو اور احتساب و انصاف کے چراغ بجھ چکے ہوں تو ایسے میں لاقانونیت کے سمندر کو روکنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس وقت پاکستانی معاشرہ بھی ایسی ہی دردناک صورتحال کی تصویر بن چکا ہے اور ہم اس قدر اتھاہ پستی کا شکار ہو چکے ہیں کہ موجودہ حالات میں امید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی۔ میں بنیادی طور پر ملک کے حوالے سے خوش فہم انسان ہوں لیکن لاقانونیت کی آندھی نے میری خوش فہمی کے دیئے بجھا دیئے ہیں اور مجھے یوں لگتا ہے جیسے کینسر کا ناسور پک چکا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب معاشرے کے کینسر کا پھوڑا پک جائے تو اس کا علاج سرجیکل آپریشن سے کیا جاتا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ایک بڑے سرجیکل آپریشن کا وقت قریب ہے۔ کیا آپ بھی ایسا محسوس کرتے ہیں"۔

(جنگ لندن، ۲۳ جنوری ۱۹۹۶ء)

(مرسلہ: سی۔ آر۔ احمد، لندن)

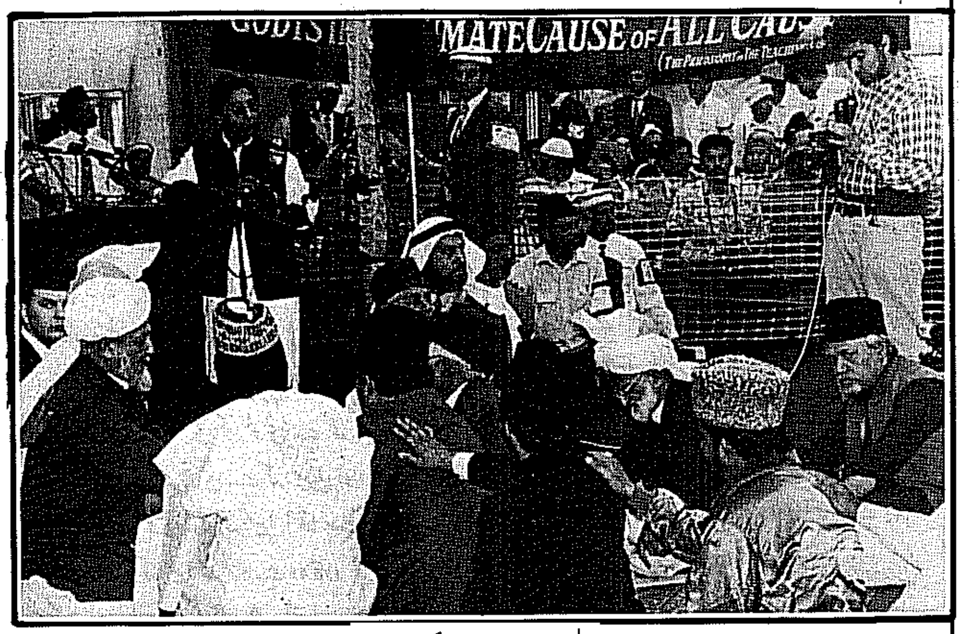

عالمی بیعت ۱۹۹۶ء کا ایک منظر

جرمنی کے شہر نیورن برگ میں
قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

مبشر ٹریولز

IHR REISE BURO
BILLIGE FLUG TICKETS WELT WEIT

اگر آپ انڈیا، پاکستان، امریکہ، کینیڈا یا دنیا کے کسی بھی حصے میں سفر کا ارادہ رکھتے ہوں تو کسی بھی ائرلائن اور کسی بھی جگہ کے سستے اور فوری ٹکٹ دستیاب ہیں۔ گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کیجئے

دنیا بھر کے سستے کرایوں کے لئے مبشر ٹریولز سے رابطہ قائم کریں

S.Q.Mubasher
MUBASHER TRAVELS
Witzleben Str 14
90491 Nurnberg
Tel: 0911-5978843 Fax: 0911-288357

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

ماہنامہ "خالد" مئی ۹۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی منتخب تحریرات مکرم محمود مجیب اصغر صاحب پیش کرتے ہیں۔ حضورؓ نے فرمایا "میں یہاں قادیان میں صرف ایک دن کے لئے آیا اور ایک بڑی عمارت بنتی چھوڑ آیا۔ حضرت صاحبؑ نے مجھ سے فرمایا۔ اب تو آپ فارغ ہیں۔ میں نے عرض کیا ارشاد۔ فرمایا آپ رہیں۔ میں سمجھا دو چار روز کے لئے فرماتے ہیں۔ ایک ہفتہ خاموش رہا۔ پھر فرمایا آپ تنہا ہیں ایک بیوی منگوالیں۔ تب میں سمجھا کہ زیادہ دنوں رہنا پڑے گا۔ تعمیر کا کام بند کرادیا۔ چند روز بعد فرمایا کتابوں کا آپ کو شوق ہے یہیں منگوا لیجئے۔ تعمیل کی گئی۔ فرمایا اچھا دوسری بیوی بھی یہیں منگوالیں۔ پھر مولوی عبدالکریم صاحب سے ایک دن ذکر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے لاتصبون الی الوطن فیه تھان و تمتحن (وطن کی طرف واپس جانے کا کبھی خیال بھی نہ کر کیونکہ اس میں تیری اہانت ہوگی اور تجھے تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی) یہ الہام نورالدین کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ مجھ سے فرمایا وطن کا خیال چھوڑ دو چنانچہ میں نے چھوڑ دیا اور کبھی خواب میں بھی وطن نہیں دیکھا۔"

ایک موقعہ پر فرمایا "ہمارے حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کسی کو خوشی ہے کہ میرے پاس مال ہے کسی کو خوشی ہے کہ میری اولاد بہت ہے اور کسی کو خوشی ہے کہ میرا جتھا بہت ہے پر میں خوش ہوں کہ میرا خدا جو ہے وہ قادر مطلق ہے۔"

— ★ ★ ★ —

۱۹۴۴ء میں ہندو فرقہ آریہ سماج دہلی میں سلور جوبلی کی تقریبات منعقد کر رہا تھا۔ اس موقعہ پر انہوں نے دنیا بھر کے مذاہب کو مباحثہ کا چیلنج دیا۔ اس چیلنج کو جماعت احمدیہ دہلی نے فوری طور پر قبول کیا اور وید اور قرآن کے تقابلی جائزہ کے عنوان سے مباحثہ کے انعقاد کا اعلان کردیا گیا۔ انجمن اشاعت اسلام لاہور (لاہوری جماعت) اور اہل سنت و الجماعت نے بھی اس چیلنج کو قبول کیا اور اسکے لئے اپنے نمائندگان کا اعلان کردیا۔

یہ مباحثات آریہ جوبلی ہال میں منعقد ہوئے۔ پہلے روز پیغامیوں کے ساتھ مباحثہ میں مسلمانوں کا پلڑا بھاری رہا۔ دوسرے روز سنیوں کے مولوی شیر محمد صاحب کا مناظرہ تھا اور انکے مدرسہ کے بےشمار طلباء بھی وہاں موجود تھے لیکن بدقسمتی سے مولانا صاحب، ہندو مناظر رام چندر کے ہاتھوں اس بری طرح شکست کھا گئے کہ وہاں موجود مسلمانوں کا سر شرم سے جھک گیا۔

تیسرے روز احمدیوں کے مناظر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب قادیان سے تشریف لائے۔ مناظرہ شروع ہوتے ہی آپ نے آریہ مناظر کو رگیدنا شروع کیا کہ وہ لاجواب ہوکر جان چھڑانے لگا۔ چنانچہ ہال میں موجود مسلمانوں کے گذشتہ روز کی شکست سے مرجھائے ہوئے چہرے تروتازہ ہوگئے اور اللہ اکبر کی صداؤں سے ہال گونج اٹھا۔ مناظرہ ختم ہوا تو احمدی خدام نے حضرت مولوی صاحب کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ ان خدام میں جناب بارکزئی بھی شامل تھے جو "احمدیہ گزٹ" کینیڈا مئی ۹۶ء میں اس جلسہ کی روئیداد اپنی یادداشت سے بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ ہمارے گھیرے کو توڑکر اچانک ہی مولوی شیر محمد صاحب آگے بڑھے، انکی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ وہ حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب سے بغلگیر ہوئے اور ان کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر کپکپاتی ہوئی آواز میں کہنے لگے "آج آپ نے اسلام کو اور ہم مسلمانوں کو بچالیا ہے"۔ یہ کہا اور واپس چلے گئے۔

— ★ ★ ★ —

حضرت مولوی عبدالمغنی صاحبؓ اپنے والد حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ کی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے ممتاز صحابہ میں شامل تھے۔ آپکا نمبر ۱۹۰ ہے۔ ۸-۹ سال کی عمر میں ایک دفعہ اپنی والدہ کے ہمراہ حضورؑ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے تو حضورؑ نے خود ہی پہچانا اور پیار کا سلوک کیا۔ اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ خدمت دین میں گزارا۔ وفات تک امیر جماعت ضلع جہلم کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ بہت متقی اور دعاگو بزرگ تھے۔ ۱۱ سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا تو آپ اپنی زمین کے دانے لینے گاؤں گئے تو لالہ جی نے انکے احمدی ہونے پر ملامت کی اور کہا کہ اپنے قادیان والے مرزا سے جاکر دانے لو۔ آپ اداس اور پریشان ہوکر روتے ہوئے واپس والدہ کے پاس آئے جنہوں نے تسلی دی۔ اگلی صبح کو پتہ چلا کہ لالہ جی وفات پاگئے ہیں اور اس کے بعد تا زندگی مزارع دانے گھر پر پہنچاتے رہے۔

آپکے تعلق باللہ کے چند واقعات آپکی بیٹی محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۲۳ مئی میں شائع ہوئے ہیں۔ گوشت کے ایک ناغہ کے دن گھر والوں نے کہا کہ آج ہم آپکو دال کھلائیں گے۔ فرمایا "اگر اللہ کا بندہ گوشت کھانا چاہے تو تم دال کیسے کھلاؤ گی"۔ کچھ ہی دیر بعد کسی نے آپکی خدمت میں گوشت بھجوادیا۔

— ★ ★ ★ —

حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ مغربی افریقہ آپکے فرزند تھے جو ۵۵ء میں وہیں فوت ہوئے اور سیرالیون میں دفن ہوئے۔

حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ نے میٹرک کے بعد ۱۹۰۰ء میں پٹوار کا امتحان پاس کرلیا لیکن اس پیشہ میں رشوت ستانی کی وجہ سے نوکری ترک کرکے ریلوے میں بھرتی ہوئے۔ ۱۹۲۸ء میں قادیان ریلوے سٹیشن کے آپؓ پہلے سٹیشن ماسٹر مقرر ہوئے۔ آپکا مختصر ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ۲۵ مئی میں سابقہ اشاعت سے منقول ہے۔

— ★ ★ ★ —

ماہنامہ "تشحیذالاذہان" جولائی ۹۶ء میں محترم ملک منور احمد جاوید صاحب BA, BEd. کا انٹرویو شائع ہوا ہے۔ ۵۶ء سے ۷۱ء تک سول سیکرٹریٹ میں ملازم رہے اور پھر ایک لمبا عرصہ تجارت کی۔ ۸۲ء میں اپنی زندگی وقف کی تو مینجر "ریویو آف ریلجنز" مقرر ہوئے۔ اس وقت نائب ناظر ضیافت کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔ دارالضیافت ربوہ کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ عام حالات میں ۴۵۰ افراد کے قیام کا انتظام ہے اور خصوصی حالات میں یہ تعداد ۸۰۰ تک بڑھائی جاسکتی ہے۔ مہمان کی رہائش کا انتظام اسکی طرز رہائش کے مطابق ہوتا ہے۔ کھانے کا مینو ایک ہی ہے لیکن مریض کے لئے علیحدہ انتظام کیا جاتا ہے۔

— ★ ★ ★ —

دیوبندیوں کے روحانی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کا قول ہے کہ احیاء حق کے واسطے جھوٹ بولنا جائز ہے۔ چنانچہ اپنے پیشوا کی تعلیم سے مجبور ہوکر یہ لوگ جھوٹ کی غلاظت کس طرح کھاتے ہیں اسکے بارے میں ہفت روزہ "بدر" کے مدیر محترم منیر احمد خادم نے ۱۳ جون کے شمارہ سے ایک سلسلہ وار اداریہ "دیوبندی چالوں سے بچئے" کے عنوان سے شروع کر رکھا ہے۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

شادی سے پہلے "شادی کورس" پاس کرنا لازمی قرار دیا جائے

کیتھولک چرچ کا حکومت آسٹریلیا سے مطالبہ

آسٹریلیا میں چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے بھی سرٹیفکیٹ لینا ضروری ہے لیکن اگر نہیں ہے تو شادی کرنے کے لئے نہیں ہے۔ چنانچہ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کیتھولک چرچ کے وکیل نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ طلاقوں کی تباہ کن بھرمار کو روکنے کے لئے شادی کا ارادہ کرنے والے خواتین و حضرات کو شادی کی اہمیت، میاں بیوی کے فرائض و حقوق اور گھر گرہستی کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے ضروری علم حاصل کرنا لازمی قرار دیا جائے۔ بہت سے لوگ شادی کو گڈی گڈے کا کھیل سمجھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ شادی عمر بھر اکٹھے رہنے کے عہد کا نام ہے۔

فادر کرس (Cris) نے کہا کہ تمہیں کار چلانے کے لئے Licence کے لئے دو امتحان پاس کرنے پڑتے ہیں اس کے لئے پیسے خرچ کر کے سبق لینے پڑتے ہیں لیکن شادی کے لئے آپ کو صرف اٹھارہ سال کا ہونا چاہئے۔ ایک ماہ اور ایک دن کا نوٹس چاہئے اور ایک ایسا فرد جو آپ سے شادی کرنے پر راضی ہو اور بس۔ حالانکہ اگر ایک شادی ٹوٹ جاتی ہے تو اس سے جو مسائل، پریشانی اور دکھ پیدا ہوتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں کہ ڈرائیونگ اچھی نہ آتی ہو اور کار کا حادثہ ہو جائے۔ شادی ٹوٹنے کا حادثہ کار ٹوٹنے کے حادثہ سے زیادہ گھمبیر ہوتا ہے۔ اگرچہ حکومت "ما قبل شادی کورس" (Pre—marriage Course) پہلے ہی جاری کر چکی ہے اور اگلے تین سالوں میں ۶۵ کورس چھ ملین ڈالر کے خرچہ سے چلائے گی لیکن وہ ضرورت کے لئے کافی نہیں اور پھر ان کورسوں میں شمولیت خود اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ فادر کرس کا مطالبہ ہے کہ کورس بڑھائے جائیں اور ان میں شمولیت لازمی قرار دی جائے۔

پرانے زمانہ میں ہندوستان میں مسلمانوں میں ایک اس طرح کی کتاب ہوتی تھی۔ عجیب سا نام تھا اس کا، کچی روٹی، پکی روٹی۔ اس کتاب میں نماز، دینی مسائل، میاں بیوی کے حقوق و فرائض، سسرال اور عزیزوں سے تعلقات، چھوٹے بچوں کی تکالیف اور ان کا علاج وغیرہ درج ہوتے تھے۔ اکثر لوگ بچی کے جہیز میں ساتھ یہ کتاب بھی دیا کرتے تھے۔ اگر اس ضرورت کے مدنظر کوئی جدید طرز کی کتاب لکھی جائے جس میں تربیتی نقطہ نظر سے شادی بیاہ کے مسائل اور شادی شدہ جوڑوں کے لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں ہدایات درج ہوں تو امید ہے وہ مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مقدس خلفاء کے خطبات و تحریرات میں اسلامی تعلیم کی روشنی میں ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے اور معاشرہ کو حسین بنانے کے سلسلہ میں بہت رہنمائی موجود ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے فرمودہ خطبات نکاح فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے شائع شدہ ہیں۔ تمام بالغ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے، اسی طرح شادی شدہ جوڑوں کے لئے ان کا مطالعہ کرنا ازحد مفید ہے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے کئی ایک خطبات کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس بھی دستیاب ہیں جنہیں غور سے سننے اور ان میں بیان فرمودہ نصائح پر عمل کرنے کے نتیجہ میں بہت سی معاشرتی خرابیوں اور نقصانات سے بچا جا سکتا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

آپ کے ملک کے ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

12/08/1996 - 21/08/1996

Monday 12th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Tarteel-ul-Quran Lesson No 33 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Around The Globe - Documentary on The Promised Messiah
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends 7.7.96
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 33(R)
07.00	A Letter From London by Ameer Sahib 1.7.95
08.00	Siraiky Programme -
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat -un-Nabi" - Part III - by Maulana Abdul Basit Shahid
11.00	Urdu Class with Huzur Lesson No. 8 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner- (R)
13.00	Indonesian Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec. 12.8.96 (N)
15.00	M.T.A. Sports - Badminton Match
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme 1) Begegnung mit Hazoor 2) Mach Mit , "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 12.8.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Various Programme

Tuesday 13th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports - Badminton Match
03.30	Urdu Class With Huzur (R)
04.30	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 12.8.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
07.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
08.00	Pushto Programme -
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Non Ahmadi Guests - 21.10.95 - In Urdu
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec 13.8.96 (N)
15.00	Medical Matters - Kidney and Thyroid Problem - Part 3
15.30	A Talk with a New Convert - Sheikh Iyaz Ahmad
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 34 (N)
19.00	German Programme - 1) Spiel Spaßund - Games, Fun, and Suspense 2) Lerne deine Religion Kenn - Islamic Stories
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 13.8.96(R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 14th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 34 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - Kidney and Thyroid Problem - Part 3
02.30	A Talk with a New Convert - Sheikh Iyaz Ahmad
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 13.8.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 34(R)
07.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
07.00	Various Programme
08.00	Russian Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec 14.8.96 (N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 3
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Hazoor auf doora - Huzoor's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - "Kofte"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - 14.8.96 (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

Thursday 15th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 3 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 14.8.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00	MTA Lifestyle - Al Maidah (R)
08.00	Sindhi Programme -
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Hadhrat Masih Maood Ki Shujaat" by Mohd Din Naz
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	Chinese Programme: Book Reading with Love to Chinese Brothers
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - Rec. 15.8.96(N)
15.00	Quiz Prog -
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 3 - 21.1.94
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 35
19.00	German Programme 1) Ich zeig dir was - I am showing you something
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A. Entertainment - Mohammad Akram Sahib ke Saath Ek Shaam
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - 15.8.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

Friday 16th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 35
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 3 - 21.1.94 (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 15.8.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 35
07.00	M.T.A Entertainment - Mohammad Akram Sahib ke Saath Ek Shaam
08.00	Pushto Programme -
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live - 16.8.96
14.15	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends -
15.15	Speech - "Acceptance of Prayer" by Laiq Ahmad Tahir Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Medical Matters - with Dr. Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends
22.30	Learning French
23.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)

Saturday 17th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Speech "Acceptance of Prayer" by Laiq Ahmad Tahir Sahib
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends- (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00	Medical Matters - with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
07.30	Various Programme
08.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV -
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Nasirat Ijtema - 28.10.95
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -
15.00	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran Lesson No 36 (N)
19.00	German Programme 1) Kindersendung - Children's Programme with Ameer Sahib Germany 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion with Lajna
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Sunday 18th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 36 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Meet Our Friends -
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 36 (R)
07.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
07.30	A Page From the History of Ahmadiyyat by B.A Rafiq
08.00	Sindhi Programme -
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.3.95
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.00	Around The Globe:
16.00	Liqaa Ma'al Arab-
17.00	Albanian Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion with youth
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	A Letter from London
21.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV -
23.30	Learning Norwegian

Monday 19th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe-
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00	A Letter From London
08.00	Siraiky Programme -
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi" by Hafiz Muzaffar Ahmad
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - (R)
13.00	Indonesian Programme.
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec. 19.8.96 (N)
15.00	MTA Sports - Volley Ball Match - Final - Dar-ul-Rehmat Vs Dar-ul-Fazl - Rabwah
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 37 (N)
19.00	German Programme - 1) Begegnung mit Huzur - Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit, "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 19.8.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Various Programme

Tuesday 20th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran Lesson No 37(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports -Volley Ball Match - Final - Dar-ul-Rehmat Vs Dar-ul-Fazl - Rabwah (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 19.8.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 37(R)
07.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
07.30	Philosophy of the Teachings of Islam
08.00	Pushto Programme -
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	From The Archives -
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec 20.8.96 (N)
15.00	Medical Matters :
15:30	Conversation with a new convert - Dr Faisal Aziz
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme -1) Spiel Spaß and Spannung - Games, Fun and Suspense 2) Lerne deine Religion Kenn - Islamic Stories
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 20.8.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 21st August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters - (R)
02.30	Conversation with a new convert - Dr Faisal Aziz (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese - (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 20.8.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
07.30	Various Programme
08.00	Russian Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec 21.8.96(N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 4
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 38
19.00	German Programme 1) Huzur auf doora -Huzur's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	MTA Life Style - Al Maidah - "Baisan ke Laddo"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 21.8.96 (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time.
For more information please phone or fax. +44.181.874.8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, August 9, 1996 No. 32

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مختلف اجلاسات کی مختصر رپورٹ

لندن (نمائندہ الفضل) جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۱ ویں سالانہ جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ کی موجودگی میں مکرم ظفراللہ پونتو صاحب آف انڈونیشیا نے تلاوت قرآن کریم کی، مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے ان آیات کا اردو ترجمہ پڑھا اور مکرم داؤد احمد صاحب ناصر (آف جرمنی) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔

دوسرے روز سہ پہر کے اجلاس میں مکرم فیروز عالم صاحب آف بنگلہ دیش نے تلاوت کی۔ مکرم محمد الیاس منیر صاحب (سابق اسیر راہ مولیٰ) نے ان آیات کا اردو ترجمہ اور مکرم چودھری محمد الیاس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔

اختتامی اجلاس میں مکرم حافظ احمد سعید جبریل صاحب آف گھانا نے تلاوت کی۔ مکرم منیر الدین شمس صاحب نے ان آیات کا اردو ترجمہ پڑھا۔ کبابیر (حیفہ) کے خدام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ کا انتخاب مل کر پڑھا جس کا اردو ترجمہ مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے کیا۔ پھر مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھا۔

اس کے علاوہ جلسہ کے دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم الحاج حسین سن مونو صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے فرمائی۔ مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور اردو ترجمہ پڑھا۔ ڈاکٹر شیر احمد بھٹی صاحب اور مکرم عبدالحفیظ کھوکھر صاحب نے اردو نظمیں پڑھیں۔ اس اجلاس میں مکرم سلیم احمد ملک صاحب سکرٹری تبلیغ برطانیہ نے قرآن مجید کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام "تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں" کے موضوع پر خطاب کیا اور مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے "تربیت اولاد کے سنہری اصول" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

اس اجلاس کا بقیہ پروگرام جلسہ گاہ مستورات سے سنا گیا جس میں مکرمہ عارفہ امتیاز صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرمہ امۃ الحیٔ خان صاحبہ نے اردو ترجمہ پڑھا۔ قصیدہ عربی عزیزہ منال (کبابیر) نے پڑھا اور عزیزہ شوکت جہاں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ کے چوتھے اجلاس کی صدارت مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ (امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب پاکستان) نے فرمائی۔ مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب آف جاپان نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا اردو ترجمہ پڑھا۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب آف جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔ اس کے بعد مکرم زاہد خان صاحب نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اہل بیت و اولاد سے حسن سلوک) کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی تھی جس کا موضوع دعوت الی اللہ کی اہمیت اور وقت کے تقاضے تھا۔

اس اجلاس کا بقیہ پروگرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان تھی جس میں ۳۵۰ غیر مسلم احباب مدعو تھے۔ یہ مجلس انگریزی زبان میں نشر ہوئی۔ اس کے بعد عالمی بیعت ہوئی اور سجدہ شکر ادا کیا گیا۔

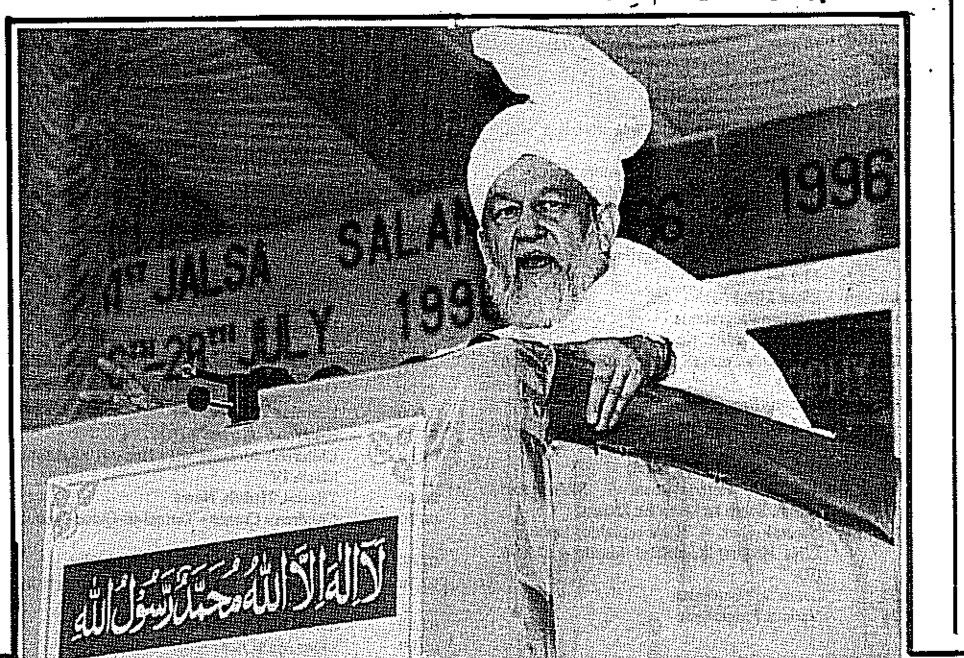

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۶ء کی تصویری جھلکیاں

باجماعت نماز تہجد، درس القرآن و درس حدیث

جلسہ سالانہ کے ایام میں خاص طور پر نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم حافظ فضل ربی صاحب، مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب، مکرم سیوطی عزیز صاحب اور مکرم یٰسین ربانی صاحب نے نماز تہجد کی امامت فرمائی۔

نماز فجر کے بعد مکرم حافظ احمد سعید جبریل صاحب، مکرم کیپٹن شمیم احمد خالد صاحب اور مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا۔ مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب اور مکرم منیر الدین صاحب شمس نے حدیث کا درس دیا۔

دعائے مغفرت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کہ "جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی" اس کی تعمیل میں سرائے فانی سے انتقال کر جانے والے احمدیوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ جلسہ برطانیہ کی مناسبت سے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے برطانیہ کے ان مرحومین کی فہرست پڑھ کر سنائی جو گذشتہ جلسہ اور اس جلسہ کے دوران وفات پا گئے تھے۔

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

تقریب رخصتانہ

عزیزہ صوفیہ ناصر بنت مکرم عبدالغنی ناصر صاحب آف لندن کی تقریب رخصتانہ ہمراہ عزیز نعیم احمد خان ابن خالد سیف اللہ صاحب آف ربوہ ۱۳ جولائی کو محمود ہال لندن میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی ہر پہلو سے بہت مبارک فرمائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد